

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَحَالُوا إِلَى كُلِّيَّةٍ سَوَاءٌ مَّا بَيْنَنَا وَمَا بَيْنَكُمْ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للله مولوي صاحب کی

تصنیف کردہ ایک سوچالیسیوں کتاب تسبیح حضرت پیران پیر کے وہ مفروضات
گرامیح ترجیح مجھ میں جن سے توحید و سنت کا اثبات اور بدعتوں اور خلاف
شرع مسائل کی تردید ہوتی ہے۔ ساختہ میں اس بات کا بھی بہت ہی دلیلوں
سے ثبوت ہے کہ کتاب غنیۃ الطالبین حضرت پیر حسنا ہی کی تصنیف ہے۔ بنام

غُنْيَةُ مُحَمَّدٍ

از تصنیفات مولانا محمد بن ابراہیم جو ناگذہ می حجۃۃ اللہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ اشاعت

مکتبہ مُحَمَّدیہ
ڈیلی کالوفی - کراچی ۶

مت فی کتاب ۵۰ پیسے۔ فی سنیکڑہ ۵۰ روپے۔ علاوہ خرچ ڈاک

قُلْ أَطِيعُو أَللّٰهَ
وَأَطِيعُو رَسُولَهُ

مُعْدَثُ الْأَبْرِيْرِي

کتاب و متن فی دین شیعی ہائے ولی، احادیث ائمہ اعلیٰ سے 12 امامت کو

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و متن ڈاٹ کام** پر مستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلسِ حقیقت انسانِ الٰہی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشر ہن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

- ✉ KitaboSunnat@gmail.com
- 🌐 www.KitaboSunnat.com

یا اَهْلُ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى الْحُكْمِ سَوَاءً مَبْيَنْتَاهُ دِبْيَكْرُوهُ
بُجَهٍ وَأَبْحَابٍ بِوَآذَانٍ كَلِّ پُجَاهٍ بِأَلْوَانٍ پُرِّ تَوْهِلَ كَلِّ بُجُودٍ نُونٍ جَمَاعَتُونَ كَسْلَمَ بَسْكَهٍ

الحمد لله رب العالمين صاحب کی

تصنیف کردہ ایک سوچالنسیوں کتاب جس میں حضرت پیر ان پیر کے وہ مفہومات
گائی جت ترجیح ہیں جن سے توحید و سنت کا اثاثاً اور بدعتوں اور خلاف
شرع مسائل کی تردید ہوتی ہے۔ ساختہ اس بات کا بھی بہت ہی زیلوں
سے ثبوت ہے کہ کتاب عقینۃ الطالبین حضرت پیر صاحب ہی کی تصنیف ہے، بنام

عقینۃ محمدی

از تصنیفات مولانا محمد بن ابراہیم جو ناگذھی علیہ السلام
www.KitaboSunnat.com

مقام اشاعت

مکتبہ محمدیہ
دہلی کالونی - کراچی

ہت فی کتاب ۵۰ پیسے۔ فی سینکڑہ ۵۰ روپے۔ علاوہ خرچ ڈاک

محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے حج و میسون - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ وَجْهَنَا وَجْهُنَّى لِلَّذِي فَطَّلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا آتَاهُنَّ
الْمُشْرِكُونَ إِنَّ صَلَوةَنِي وَفُسْكِنِي وَمُحْمَدِي وَحَاجِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَا شَرِيكَ
لَهُ وَلَدٌ إِلَّا أَنْتَ أَمْرُتُ وَآتَانِي أَمْرِيَنَّ وَإِنَّ اللَّهَ وَقْدَ مَكَّتَهُ مُصَلَّوْنَ عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ لِيَأْتِيَا إِلَيْهِمْ أَمْتُنَا حَلَوْنَ اعْلَمُرَبِّ وَسَلَّمَوْنَ اذْلِيمَةَ الْمُهَمَّرَ حَلَلَ عَلَى
مُحَمَّدِنَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدِنَّ مَا صَلَبَيَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمِ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّهَمِّدٌ وَأَمَّا بَعْدُهُ +

کون ساوہ مسلمان ہو گا؟ جو موجودہ مسلمانوں کی اس زبردی کی طرف سے فکر تا
ہو جوان کی بہترین ترقی تحمیل کے بعد کام کا موجودہ تنزیل دیکھ کر باخوبی ملتا ہو گو دنیا اس
کی وجہ پر بھی بیان کرے لیکن ہمارے نزدیک تو اس کی ایک اور صرف ایک
لہی وجہ ہے اور وہ موجودہ مسلمانوں کا حدیث و قرآن کے عمل سے ہٹ جانا۔
توحید و سنت کا چھوڑ بیٹھا ہے۔ یہ وجہ اس قدر ظاہر ہے کہ اس پر کسی بیرونی
دلیل کے وار و کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے اسلاف کو دیکھ لیجئے۔ توحید و
سنت حدیث و قرآن نے انھیں بوریا نشیانی سے تخت سلطنت لوایا۔ اور
جب سے یہ یا ک جذبہ الہ گیا، تفصیل اور تنزیل نے چو طرف سے گھیر لیا۔ اب
اس کا ملاج سوائے اس کے ہمیں کوچھ کتاب و سنت کو سر پر پڑھا لیا
جل جہاں تک تھید و سنت کی پابندی کر لی جائے۔

میں اب تک مسلمانوں سے نامدد نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ مسلمان جس

غلط راہ چل رہے ہیں، اسے غلط جانتے ہی نہیں۔ اگر انھیں اس کا خاطر ہونا بتلوایا جائے تو بہت ممکن ہے کہ وہ اس غلط راستے سے والپس ہو جائیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ صحیح رہبری انھیں فائدہ پہنچاتی ہے اور حق بات کو تبول کر لیتے ہیں۔ توحید و سنت کو خود انھوں نے نہیں چھوڑ رکھ لکھ حقیقت یہ ہے کہ ان سے حضر ولیٰ علیٰ ہے۔ انھیں قبروں پر اور چلتوں پر جھکا کر کران سے کہدا یا گیا کہ اسلامی توحید ہی ہے انھیں پیر پہنچتا اور ادیاء پرستی سکھا کر تبلاد یا گیا، کہ اصل طریقہ اسلام ہی ہے پس ضرورت ہے کہ باہر بار طرح طرح سے موقفہ موقوفہ اس پر دے کوچاک کر دیا جائے۔ اور سچ جھوٹ کا شرک و توجید کا سنت و بدعت کافر قان پر واضح کر دیا جائے۔

1588

میں نے جب سے علمی خدمت کے میدان میں قدم رکھا ہے اسی جذبے کے ماتحت قلم ٹھایا ہے۔ اس وقت تک محمد اللہ موسوسے زائد تصنیفات و تالیفات میں شائع کر چکا ہوں محمد اللہ میں نے نہیں دیکھا کہ ایک کتاب بھی اثر اندازی اور حق نمائی میں نہیں ایک طور پر کامیاب نہ ہوئی ہوئی وہ خوشی ہے جو نکان پیدا نہیں ہونے دیتی، اور یا یوں کو پاس نہیں پہنچنے دیتی۔

اسی ذیقعدہ کا ذکر ہے کہ میں نے ملغولات شاہ جیلان رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ حصہ جمع کیا تھا، اور کتاب و سنت اور فقہ عینی سے اُسے مونکر کے بعدورت کتاب بنام ذمہ محمدی شائع کیا تھا، اطراف ہند کے ان چند دلوں کے خطوط نے میرے دل میں مسترت کی لہر دوڑا دی کہ محمد اللہ اس کتاب نے پہت اچھا اثر کیا۔ اور بہت سے بے خبر اختر میں گئے۔ اور فذیلیہ یا شیخ عبد القادر صلنی

سیّال اللہ، اور صلوٰۃ فوئیہ، اور گیارہوں اور بہت سی شرک و بدعت کی رسموں سے
”ماں ہو گے“ فالحمد للہ، اُن خبر نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں شاہ موصوف
رحمۃ اللہ علیہ کے اسی قسم کے اور ارشادات بھی جمع کر دوں۔ اور مسلم جماعت
کے ہاتھ میں پہنچا دوں تاکہ اور برادران بھی صراط مستقیم پر آ جائیں۔

پیری تبدیل سے جناب باری ارحم الرّاحمین کی درگاہ میں دعا ہے کہ وہ مالک
الملک اپنے بندوں کی مشکل کشانی کرے، ان کی دشمنی فرایے، ان کی فریاد
رسی کیے، انھیں حق پر چلائے، ناحی سے بچائے، آمین!

شاہ عبدالقدیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جواہر شادات اور ان ارشادات کے
تعلق جو بھیں اس کتاب غذیۃ محمدی کے پہلے حصے ذمۃ محمدی میں گذر ہکی ہیں،
ان کے علاوہ چند ارشادات شاہ صاحبؒ کے اس کتاب میں جمع ہیں۔ اور صدیان
شاہ صاحبؒ کو دعوت عام ہے کہ وہ اپنے قول کو فعل تک پہنچائیں، شاہ صاحبؒ[ؒ]
کے ارشادات و مفروضات کی تدریکیں۔ اور ان کے خلاف سے بچیں۔ میں
خصوصیت کے ساتھ اپنی قوم میں کی خدمت میں بھی عرض گزار ہوں کہ آپ
جیسے تجارتی ملٹے کو تو بہت ہی سمجھداری سے کام کرنا چاہیے۔ صرف گیارہوں کر لینے
سے الحکمت بیٹھتے نام لے دینے سے پیر صاحبؒ کی سوانی کر لینے سے آپ ان
کے پتھے ماننے والے نہیں بن سکتے۔ پیر صاحب کوئی رشوت لینے والے افسر
نہیں۔ پیر صاحب کوئی لایچی آدمی نہیں۔ پیر صاحب کچھ خوشامد سپند نہیں کہ ان
بھڑوں میں آ جائیں بلکہ پیر صاحبؒ کی حقیقی مریدی بھی ہے کہ ان کے ارشادات
فیض بیباہ کو جو مرطابی حديث و قرآن ہی عمل میں لا بجا سے اور ان کی تعلیم سے

اپنے ادھر نہ ہٹا جائے۔

شah صاحب کے ان مفہوماتِ طیبات کو جو یہم فرمہ عمدی میں وارد کر کے ہیں، پڑھکر اب مرید سنئے۔

(۱) حقیقی مذہب حضراتِ یتم دو صریحوں سے کرتے ہیں، ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر منہ پر ملتے ہیں دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر کلائیوں پر۔ لیکن الحدیث صرف ایک ہی مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر منہ پر ملتے ہیں اور دونوں ہاتھ کے پہنچوں پر۔ یہی حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ارشاد ہے غذیۃ الطالبین ص ۲۰۷ میں ہے فقرۃ البہ قَوْدِیَۃُ الْخَیْرِ یعنی یتم کے لئے صرف ایک ہی مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر غبار الود ہاتھ منہ پر مل لے اور دونوں ہاتھوں کے پہنچوں پر۔

(۲) حقیقی مذہب میں ہے کہ نماز کی پلی تکبیر میں اللہ اکبر کے بجاءے اور کوئی الفاظ تعظیم کہے تو بھی جائز ہے لیکن الحدیث اس کے برخلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ الشر اکبر سی سے نماز شروع کرے اور الفاظِ تعظیم جائز نہیں۔ شاہ عبدالقدوس جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی الحدیث ہی کو ظگری دیتے ہیں غذیۃ کے ص ۹ پر لکھتے ہیں اَخَلَقَ فِي الصَّلَاةِ بِعَوْنَى إِنَّ اللَّهَ أَكَبَرَ لَا يُجْزِي لَهُ عَذَابُهُ مِنْ أَنَّهَا لَا تَعْظِيْرٌ بھنی نمازیں داخل ہونے کے لئے صرف اللہ اکبر ہے، اس کے سوا اور الفاظِ تعظیم جائز نہیں پر۔

(۳) الحدیث سورہ فاتحہ کو کن نماز مانتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے سے بغیر نماز کو باطل جانتے ہیں شاہ جیلانیؒ بھی یہی فرماتے ہیں، غذیۃ کے ص ۹ پر اکان نماز گنو اسے ہوئے لکھتے ہیں وَ قَرَأَ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ سورة فاتحہ کا پڑھنا اور ص ۱۰ پر لکھتے ہیں

اُن تَزَارَةٍ رُكِنَاعًا صَدَّاً وَسَاهِيَّا بَلْهَى مِنْ كِنْ نَمَازَ كُوْخُورُ دِيشَنْ سَے سے نَمَازَ بَاطِلَ ہو جاتی ہے پس سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز باطل ہے کوئی سی نماز ہو یعنی فرض ہو یا انقل کوئی سانمازی ہو یعنی مقتدی ہو یا امام ہو یا منفرد ہو ۷

(۱۴) شاہ صاحب کے مریدوں اور آپ کے مجع باجوں کا جوں اور راگ رائیوں سے ہی شاندار اور پررونق ہوتے ہیں حالانکہ آپ کے پیر صاحب فرماتے ہیں فَإِنْ حَضُرَهُ مُنْكَرٌ هُكَمَ الظَّبَلِ وَالْمُرْعَى مَارِقُ الْعُودِ وَالنَّاعِ وَالشَّدُّ بُوقُ وَالشَّبَابَرَةُ وَالرَّبَابَهُ وَالْمَعَانِ وَالظَّنَّا بِالْبَرِّ وَالْجَمَرَانِ الَّذِي يَلْعَبُ بِبِرِّ التَّرَاثُكَ لَأَجْعَلَنِي هُنَافَرَ لِأَنَّنِي جَمِيعَ ذَلِيلٍ مُحْسَنٍ مِنْ غُنْيَةِ الطَّالِبِينَ ص ۵۵ (یعنی جس مجلس میں ناجائز کام اور باجے کا جے ہوں وہاں نہ جائے۔ جیسے ڈھونل طلبہ سارنگی پا نسری بر لط نے شہنائی شرلوق دوقارہ ستار طبیورہ اور جسراں جس سے ترک کھیلتے ہیں۔ یا وہاں گوئی ہوں، یا پا جا بجا نے والے ہوں تو اس مجلس میں بھی نہ جائے نہ وہاں بیٹھے۔ اس لئے کہ یہ سب کام حرام ہیں ۸)

(۱۵) بھائیو ایکھاں کی مریدی ہے؟ کہ جس کام سے جس قدر پیر و کے مرید اُسے اسی قدر وہترتے سے کرے۔ سنو ابتم قولیاں کرنے ہو کرتے ہو بلکہ اسے عبادت سمجھتے ہو اس میں سردمختے والوں کو اسے سن کر وجد میں الگ تحریک کرنے والوں کو تم ولی اللہ سمجھتے ہو اور حضرت پیران پیر حمدۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غُنْيَةِ الطَّالِبِينَ کے ص ۵۵ میں لکھتے ہیں تَسَاءَعُ الْعَوْلِ بِالْقُصُبِ وَالرَّفُضُ مَكْرُوٰهٗ الْمُنْيَنِي باجے کے ساتھ قولی کا مستنا اور وجہ میں آگر) رقص کرنا مکروہ ہے ہی تفسیر ہے آبیت قرآن و مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَعْوَ الْحَدِيثَ

کی حدیث میں بھی ہے کہ گانادر میں نفاق کو اس طرح اگاتا ہے جس طرح سیلاپ سبزے کو اگاتا ہے ۴

(۶) دوستو بالتم ختنے کی دعوت پر ادھوم سے کرتے ہواد مزے سے سکھاتے اڑاتے ہو لیکن سنو اپنے صاحب تھیں کیا ارشاد فرماتے ہیں غنیمہ کے صلیٰ میں ہے دُعْوَةُ الْخِتَانِ لَيْسَتْ مُسْتَحْبَةً وَلَا عَلَى مَنْ دُعِيَ إِلَيْهَا أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ خَنْكَنَيْ دَعْوَتِ مُنْتَخَبٍ نَّهِيْنَ۔ جسے اس کی دعوت دی جائے اُسے چاہیے کہ دعوت قبول نہ کرے ۵

(۷) غنیمہ ص ۹۱ میں سمجھتے ہیں فاما مَا يُنْضَمُ إِلَى الْمَلَأِ هُنْ حَظَّوْهُمْ یعنی یاجوں کے ساتھ اشعار کا پڑھنا حرام ہے۔ پس قولی کے حرام ہونے کا فتویٰ شاہ صاحب کا ہے اور قولی کے عبادات ہونے کا فتویٰ آن کا ہے جو اپنے تین شاہ صاحب کا مرید تصور کرتے ہیں۔ دوستو اُپ حضرات پیر صاحب کے پتھے مرید اس وقت ہو سکتے ہو جب ان یاجوں گاجوں کو ان قولایوں اور راگ راگنیوں کو سوخت کر دوا دران سے کیسر تو بکرلو ۶

(۸) آج امراء لونڈوں سے اور عورتوں سے بھی غریبیں اور اشعار گوائے جاتے ہیں اور لٹوں وار صوفی ان سے مزہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حقانی اشعار ہیں۔ حالانکہ شاہ جیلان فرماتے ہیں لا یَسْتَقِيمُ إِلَى احْسَانَاتِ الْجَنَاحِيَّاتِ مِنْ شَوَّابِ الْمِشَانِ (ای) فَلَا يَجْوَزُ لِلْحَدِيدِ سَاعَ ذَالِكَ (غنیمہ ص ۹۲) یعنی غیر حرم عورتوں کا گانانہ سنئے خصوصاً غریبیں اور اشعار وغیرہ جن میں عشقیہ چاشنی ہوتی ہے۔ کسی کو بھی ان کا سنتا جائز نہیں۔ کو کوئی کہے کہ میں

ان کے افہمی منی امراء دیتا ہوں ۷

(۹) عجمان موت پر اور خصوصاً حرم کے عاشورے میں خوب سینہ کوپی ہوتی ہے اتم داری ہوتی ہے مرثیہ حوانی ہوتی ہے حالانکہ حضرت پیر صاحب حرم فرماتے ہیں یٰ یٰ یٰ اللہ تَعَالٰی وَاللّٰہُ يٰ یٰ یٰ داویلَا کرنا بیان کر کے روتا پیٹنا نوحہ حوانی کرنا مکروہ یعنی حرام ہے ۸

(۱۰) آج عام زبانوں پر حضرت گیا ہے کہ وہ شاہ صاحب کو دشگیر بے کسان، مشکل کشا غوث الشفیلین اور نہ جانیں کیا کیا کہتے ہیں اور خدائی اوصاف ان میں بتلاتے ہیں حالانکہ آپ اپنی کتاب غذیہ کے حدود میں لکھتے ہیں یٰ یٰ یٰ یٰ مِن الْكَفَّارِ وَالْأَسْمَاءِ مَا لَبِيَ ذَرَى إِشْمَاعِيلَ اللَّهُ تَعَالٰى ۙ یعنی ایسے اقبال اور نام کھانا جو اللہ تعالیٰ کے ناموں کی برابری کر دیں مکروہ ہے۔ پس جنات اور انسانوں کا فریاد رس اللہ تعالیٰ ہے آپ نے غوث الشفیلین نام رکھ کر شاہ صاحب کو ایذا دی دشگیر بے کسان اللہ تعالیٰ ہے آپ نے شاہ صاحب کو یاقوت دریکران کے فرمان کو رو نہ دیا۔ مشکل کشا اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام ہے آپ نے آپ نے یہ نام شاہ جیلیاں کار کھڑا کر رکھیں دلی صدمہ پہنچایا اب فرمائیے آپ مردی میں یا مردید؟

(۱۱) تم آج قبروں پر جا کر رکھیں جو متے چاٹتے ہو ان پر ہاتھ بلکہ سر ملتے ہو، اور تمہارے پیر صاحب اس سے یہودیت بتلاتے ہیں سنئے صٰدِ اعلیٰ پر لکھتے ہیں إِذَا أَرَادَ ثُبُرًا أَتَحْرِيَضْتُمْ يٰ إِنَّ عَلَيْهِ وَلَا يُقْتَلُنَّ فَإِنَّهُ عَادُهُ الْمُعُودُ ۖ یعنی قبروں پر ہاتھ پھیننا اور قبروں کو بوسہ دینا یہ یہودیوں کی عادت ہے ۹

(۱۲) تم نے آج بزرگوں کے سامنے سر جوکا نے شروع کر دیئے ہیں بلکہ

تبروں چٹپوں اور تعزیروں پر بھی تم دھنادھب سجدے کر رہے ہو اور پیر صاحب
کھتھے ہیں کہ حضرت قبیس بن سعد رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
تمام حیرہ میں میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے پادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں
تو حضور تو اس کے زیادہ لائق ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ بتلا اگر تیرالذہبی
قبر پر ہو تو کیا تو اسے سجدہ کرے گا؟ حضرت قبیس نے فرمایا نہیں۔ تو آپ نے
ارشاد فرمایا فَلَا تَفْعَلُوا ذَارِكَ إِذَاً بُسْ بُخْرَوْرَاب بھی تم مجھے سجدہ نہ کرو
ص ۱۲۶ پس تمام خلق سے اچھے خدا کے عجیب اس کے پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو آپ کی زندگی میں سجدہ کرنا حرام۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی
قبر شریف پر سجدہ کرنا حرام اس روایت کو شاہ جیلیان^۱ نے میں تم انھیں بڑا پیر
مانو لیکن پھر بھی ادھر ادھر ماتھا لکاتے پھر وسر گرتے رہو سجدہ ریزیاں کرتے
رہو اب بتلا کہ تم شاہ صاحب کے سامنے والے سو بیان کے منکر، سنو اگر
تھج پیر صاحب کو مانتے ہو تو خبردار اپنا سرکسی کے سامنے نہ جھکانا ورنہ مشک
اہم ہے پیر سے ہو جاؤ گے۔ سجدہ صرف خدا کے سامنے ہی کردہ

(۱۳۱) آئی تم سمجھ رہے ہو کہ دنیا میں تمام تر تصرف اولیاء اللہ کے قبضے میں ہے
جسے دہ چاہیں بر کتیں دیں اولادیں دیں، روزیاں ریں شفا میں دیں وغیرہ لیکن
شاہ عبدالغفار جیلیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اُنْ هُنْ لَا أَمْوَالُ كُلُّهُمَا يَنْهَا
يَصْنُرُ فُنْهَا فِي طَرَائِعُهَا وَيُضْنِيْهَا فِي حَقَائِعُهَا لَا مُقْتَدِّ مَرِسَا آخرَ
وَلَا صُوَّرَ خَرِسَا شَدَّامَ وَلَا يَجْتَمِعُ اثْنَانِ إِلَّا يَقْضَا يَمِينَ وَقَدْرَهَا (غذیہ ص ۱۳۱)
یعنی تمام امور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جس طرح چاہے انھیں

ان کے طریقوں میں پھر تاریخ تھا ہے اور ان کے حقائق میں گذار تاریخ تھا ہے۔ اللہ تعالیٰ
جسے پیچھے کرے اسے کوئی آگے نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ آگے کر دے آسے
کوئی پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔ دو شخص آپس میں مل بھی نہیں سکتے جب تک اُس کی
قضاد قدر نہ چالے ہے۔

(۱۴) تم آج ایک مدھب کے پیچے پڑ گئے ہو۔ یہاں تک کہ اس کے نام نہیں
والوں کو مگراہے ہے دین لا اندھب غیر مقلد اور ناجانیں کیا کیا کہنے لگ گئے ہو حالانکہ
پیر صاحب اس کے بالکل عخالف ہیں اس کی تردید کرتے ہیں جیسے کہ میں پیر صاحب
کے بہت سے اقوال اسی بابت اپنی کتاب ذمۃ محمدی میں نقل کر چکا ہوں اور
سنے غنیہ صلک میں ہے گایسیعی للفقیہ اہن تمجیل النّاس علی مَدْھِبِهِ
وَلَا يُشَنِّدُ حَلَلَهُ وَخَرَبَیْنِ کسی عالم کو لایق نہیں کہ لوگوں کو اپنے مدھب کے
مانندی کی رغبت دلاتے۔ اور ان پر اس بارے میں سختی کرے۔ یہ جائز نہیں ہے۔

(۱۵) آپ حضرات ان لوگوں کو جو صرف حدیث و قرآن پر عمل و عقیدہ رکھیں غیر
مقلد کہتے ہیں اور ان سے شکنی رکھتے ہیں حالانکہ پیر صاحب اپنے مریدوں کو
آداب شرع سکھاتے ہوئے رکھتے ہیں یعنی گوئں شایعاً لِلستَّةِ وَمُفْتَضِيَاً لِلْأُخْرِ
یعنی پیرے مریدوں کو چاہیئے کہ حدیثوں کی تابعیتی کریں اور سنتوں کی پیری
ہیں لگے رہیں (اصناف اعنيہ)

(۱۶) آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ اولیاء اللہ مرتے ہی نہیں۔ اور اس قسم کی روایتیں
گھڑ رکھی ہیں اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں قصیٰ بِالْفَنَاءِ علی جمیعِ الْأَنَاءِ و
یعنی تمام عقول کے فنا ہونے کا فیصلہ اللہ رب العزت نے کر دیا ہے (غنیہ ص ۲۵)

(۱۷) آپ لوگ اعمال کو ایمان میں داخل نہیں سمجھتے حالانکہ شاہ صاحب فرماتے ہیں تَعْقِدُ آنَ الْإِيمَانَ قَوْلٌ إِلَى السَّائِنَ وَمَعْرِفَةٌ إِلَى الْجِنَانِ وَعَلْمٌ إِلَى الرَّكَانِ۔ یعنی ہمارا عقیدہ ہے کہ ایمان نام ہے زبان سے اقرار کرنے والے سے ایمان یعنی شاہ جسم سے بجا لانے کا۔ ملاحظہ ہو غنیہ ص ۱۲۳

(۱۸) آپ حضرات فرماتے ہیں کہ ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا اور شاہ صاحب کی تحقیق اس کے بالکل برخلاف ہے آپ غنیہ کے ص ۱۴۷ پر لکھتے ہیں یَزِيدٌ إِلَّا لَعْنَةٌ وَيَنْقُصُ مِنِ الْعِصَمِ یعنی اطاعت سے ایمان ٹبرھتا ہے اور تافرمانی سے گھٹتا ہے +

(۱۹) آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الخوب مانتے ہیں اور آپ کے پیر صاحب اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے ص ۱۵۰ پر لکھتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ قیامت کب ہے؟ تو آپ نے فرمایا مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا إِلَّا عِلْمُهُ مِنْ أَسْتَأْنِي۔ یعنی مجھے بھی اس کا علم اُسی طرح نہیں جس طرح پوچھنے والے کو نہیں +

(۲۰) تم جسے چاہتے ہو دل اللہ مجھے مشیختے ہو اور پھر اسے اللہ کا درجہ دیجئے ہو اور شاہ صاحب اپنی کتاب غنیہ کے ص ۱۵۲ پر لکھتے ہیں إِلَّا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَعْلَمُ کسی کو اپنے خاتمے کا علم نہیں +

(۲۱) لوگوں کی ایامیت ہے کہ پیر صاحب احمد راہ چلیں اور مرید صاحب اور راست ناہیں؟ سنو! آج آپ ماننے لگے کہ روزی میں برکت سخنی سے فرمی تکلیف سے بجات فلاح پیر صاحب دیتے ہیں فلاں ولی صاحب کرتے ہیں۔

حلانکہ پیران پر غنیہ ص ۱۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں ائمۃ قسم الازراق و قدراً رہا
فلا یصُدُّ هَاخَاذَ وَ لَا يَمْتَحِنُهَا مَا نَمَّ لَدَ رَأَيْدُ هَايْنِقُصُّ وَ لَا يَقْصُهَا
بَيْزِينُ وَ لَا يَعْمَلُهَا بِجُشْنٍ وَ لَا خَسْنُهَا يَنْسُخُ یعنی روزیاں اللہ تعالیٰ ہی
بائش ہے اور متعدد کرتا ہے وہ کسی کے روکے سے نہیں رکتیں نہ کسی کے منع
کرنے سے باز رہتی ہیں۔ ان کی زیادتی کو کوئی کم نہیں کر سکتا اور کمی کو کوئی ٹھڑھا
نہیں سکتا۔ نہ ان کا نرم سخت ہونہ ان کا سخت نرم پڑے ۷

(۲۲) مسلمانوں اس شرکیہ عقیدے سے بچوکہ خدا کے ملک میں کوئی شرک ہے
تو پر توبہ ہرگز نہیں۔ وہ تنہار میں و آسان کا بھلانی برائی کا کمی زیادتی کا رزق واجل
کمالک ہے۔ منو شاہ صاحب فرماتے ہیں لا شریک کر فی ملکہ اس کے ملک
ویک بیس کوئی اس کا شرک ۱۵۳ نہیں ص ۱۵۳ ۷

(۲۳) دیکھو مسلمانوں! میں تمہارے بھلکی کہتا ہوں کبھی بھی مذہب کی نیجی میں اگر
حدیث و قرآن کو رد نہ کرنا سنو۔ پیر صاحب فرماتے ہیں جیسا گواہ فرقہ یہ کرتا ہے کہ
کتاب و سنت کو اپنے خلاف پاکر رد کر دیتا ہے ایت ادُونَ لِلکِتَابِ وَالسُّنَّةِ
(۲۴) آہ! مسلمانوں! ہمیں کیا ہو گیا جو تم کہنے لگے ۸

اطیبا را ہست قدرت ازالہ ۹ یزیرفتہ را بانگرداشند زراہ
یعنی اولیاء اللہ کو ایسی قدرت ہے کہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو بھی والپس
کروں۔ تمہارے یہ عقیدے سے ہو گئے کہ پیر صاحب سے ایک ٹھیکانے لڑکا
ماں گا آپنے اللہ سے کہا، جواب ملدا اس کی قسمت میں نہیں لوح محفوظ دیکھ لو دیکھ کر
ٹھیکانے سے کہا کہ لوح محفوظ میں تیری قسمت میں کوئی لڑکا لکھا ہوا نہیں اس نے

کہا اگر وہاں ہوتا تو پھر آپ سے کہتی ہی کیوں؟ اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے بھر کہا اور آخر جذبے میں آگر کہدیا کہ بڑھایا جا میں نے تجھے سات بیٹے دیئے۔ چنانچہ اس کے ہاں سات لڑکے ہوئے۔ آہ! تم نے خدا کو کیا سمجھ لیا۔ افسوس تم نے پیروں کو خدا سے بڑھا دیا اور وہ شرک و کفر کیا جو کسی نے نہ کیا ہو سلو! یہی پیر صاحب جن کی نسبت تم نے یہ کہانی لکھ لی ہے اپنی اسی کتاب فہریۃ الطالبین کے ص ۱۵۶ میں لکھتے ہیں لا تَعْيِضُ الْخُلُوقَ مِنَ الْقَدَرِ الْمُقْدَرِ الرَّدِّيِّ خَطَّ فِي الْلَّوْحِ الْمُسْطُورِ وَإِنَّ الْخَلَائِقَ لَمُجَاهِدُونَ فَإِنَّ يَتَفَعَّدُ الْمَرْءُ بِمَا لَفَظَ يَقْصُدِ اللَّهُ تَعَالَى كَعْرِيْقَدِرُ وَأَعْلَمُهُ وَكُوْجَعَدُ وَإِنَّ يَغْتَرَ بِمَا لَحَدَّ يَقْضِي لَمْ يَشْطِعْ عَنِّيْجَوْكُچِ جِنْ کسی کی تقدیر میں اللہ عز وجل نے لکھ دیا ہے اس سے کوئی رنج نہیں سکتا۔ سنو ا تمام غلوتی مل کر اگر کسی کو کوئی رفع پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقدمہ نہیں کیا تو یہ ان کے بس کی باست نہیں نہ کسی کو یہ قدرت ہے کہ وہ ایسا کر سکے۔ اسی طرح اگر تمام غلوتی مل کر کسی کو ضرر نقصان پہنچانا چاہیں جو خدا کے تعالیٰ نے اس کی قسمت میں نہیں بحالو یہ بھی ان کے بس کی بات نہیں دلخیں یہ طاقت ہے۔ حدیث میں بھی یہ ہے۔ اور خود قرآن میں ہے وَإِنْ يَتَسَاءَلَ اللَّهُ يُغْنِي فَلَا يَكُوْشِفُ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُتَرَدَّدْ يَخْيِرُ فَلَا دَادَ لِيَقْضِيْهِ بِمَنِ اَنْتَ اَنْتَ اگر تجھے کسی ضرر و نقصان کے پہنچانے کا ارادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کر لے تو بجز اس کے کوئی نہیں جو اسے ہٹا سکے۔ اسی طرح اگر تیرے ساتھ کسی سلوک و بجالی کا وہ ارادہ کر لے تو کوئی نہیں جو اس کے فضل کو لٹا سکے۔ پس جبکہ سید المرسلین عبیس رب العالمین کو

حق تبارک و تعالیٰ یہ فرمائے چھر تم عقیدہ رکھو کہ اولیاء اللہ میں یہ قدر تین ہیں ہیں
یہ کس قدر اسلام کشی اور قرآن دشنی ہے؟ یہ باز آہر آں چہ ہستی بازاً ۴

(۲۵) آج ہمیں یہ سبق دیا جا رہا ہے۔ اور تم بھی اسے خوب رہت ہے ہو
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ما سکانٰ ہائیکوئن کا علم تھا جو علیٰ ہوئی اور
ہو نے والی تمام بالوں کو آپ جانتے تھے اور شاہ صاحب غنیمہ کے ص۳۶
پر سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن جبکہ آپ کی امت کے کچھ لوگ حوض کوثر پر
سے ہڑا دیے جائیں گے تو آپ سے فرشتے کہیں گے اِنَّكُمْ لَا تَذَرُّ مَا أَخْلَقْتُمْ
بعد لفظ آپ کو اس کا علم نہیں جو انہوں نے آپ کے بعد رجاؤ کر لیا تھا۔ آپ
پوچھیں گے مَا أَخْلَقْتُمْ؟ انہوں نے کیا بر عتیں کی تھیں؟ وہ کہیں گے
(إِنَّهُمْ عَيْرُ ذَاوِيَّةٍ) اور بَدَّ لُؤْلُؤُ الْخُنُوْنَ نے تو دین کے بہت سے مسائل میں تغیرات
تبدیل کر دیا تھا۔ الغرض فرشتوں کا یہ کہنا کہ آپ کو ان کے کرتوت معلوم نہیں۔
پھر آپ کا آن سے ان کی بدعتوں کی بابت سوال کرنا اور اس واقعہ کو شاہمند
کا بیان کرنا کیا یہ نہیں بتلاتا کہ سردار رسول سرور اولاد اور ادمی اللہ علیہ وسلم
غیرہ دال نہ تھے؟ لیکن آپ ہیں کہ ایک طرف پیر کی مریبی کا فخر بھی حاصل
ہے دوسری طرف پیر کی تعلیم کو پیروں تکے مل رہے ہیں کرنی صلی اللہ علیہ وسلم
کو تو لیا تمام اولیاء بر جودہ طبق روشن ہوتے ہیں۔ دیگر تو پر کروالیں سے
ڈوپے ہیرے نہ بنو۔

(۲۶) آج تم ہو کہ جماعت الحدیث کو جہنمی کہتے ہو۔ اور قبروں کی دھوون
پینے والوں اور اس کی جھاڑ دیسنے والوں اور نگے ہوئے جسے پہنچے والوں

کو دلی اللہ مانتے ہوا ران کے مرلنے کے بعد اونچے اوپنے خوبصورت ڈھیر ان پر بنا کر ان کے جنتی بلکہ اولیائی کا بیقین ڈھول پیٹتے ہو لیکن پیر صاحب کے نزدیک یہ سارے سائنس خلاف شرعاً ہیں وہ ص ۱۹ میں لکھتے ہیں
 لا يَقْطُعُوا لِهِ حَدٍّ مِنْ أَهْلِ الْقُبْلَةِ بِجُنَاحٍ وَلَا تَأْمُرُ مُطِيعَيْهَا كَانَ أَوْ عَاصِيَا
 رَبِّيْدَأَكَانَ أَوْ خَاؤِيْغاً (غینیہ ص ۱۹) یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ کسی شخص کی شبیت قطعی طور پر یہ فحیلہ نہ کریں کہ فلاں جنتی ہی ہے یا فلاں جہنمی ہی ہے
 گوہ کتنا ہی نیک یا بدہدایت والا یا مگراہی دالا کیوں نہ ہو؟

(۲۶) دوستوا تم تو اولاد و رزق شفاؤ تضاد قدر کا ڈھیر دینا اولیاء اللہ کے ہاتھوں میں ملنے لگے۔ حالانکہ پیر صاحب غینیہ ص ۱۹ میں لکھتے ہیں۔ اُن الغَلَّا وَالرَّحْصَ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ لَا مِنْ آخِرِهِ حَلْقَهُ بَعْنَى چیزوں کے بھاوم کی نیا فتی بھی خدا کی طرف سے ہے اُسے بھی فلوق میں سے کسی کی طرف سے سمجھی چاہئے۔
 (۲۷) اسی صفحہ میں آپ اپنے مریدوں کو بدہدایت فرماتے ہیں اُن شیئر وَ لَا
 يَعْنَى وَ لِيُعْمَقَ وَ لِيَنْكَلَعَ لِشَلَّا يُضْلَلَ وَ لِيَزِلَّ فَيَخْلِدَ يعنی سنت رسول کی تابع داری میں لگے رہنا بدععت کا کوئی کام نہ کرنا۔ وینی امور میں غلوظ کرنا نہ گہرے اترنا نہ تکلفات میں بڑنا ورنہ مگراہی کا اور حصل جانے کا اور ہلاک ہو جانے کا خطرہ ہے (ص ۱۹۵) آہ جو پیر یہ ارشاد فرماجائیں ان کے مرید آج سرتاپا بدعنوں کی پوٹھیں جائیں حدیث کے عمل سے چڑھنے لگیں۔ قَاتَّا لِلَّهِ

(۲۸) مسلمانوں سے ہم تم مل کر پیر صاحب کو مانیں ان کی تعلیم کو لے لیں اور

ان کے ارشادات کی قدر کریں۔ سنو ہمارا یعنی الحدیث کا تو ایمان ہے کہ دنیا جہاں کے قول چھوٹ جائیں کوئی غم نہیں، فرمان رسول نہ چھوٹے ہم نے تعلیم کو قول فقہا کو فرمودہ امام کو سب کو حدیث سے نیچے ہی رکھا ہے اسی کی آپ سے طلب کرتے رہے لیکن مانتا تو ایک طرف آپ ہم سے دشمنیاں کرنے لگے ہم پر طعن طروز کرنے لگے آپ کو ہیران پیر کا فیصلہ سنائیں پھر دیکھیں کہ آپ ان پر بھی گالیوں کی بوچھاڑ برساتے ہیں؟ یا ان کی مان لیتے ہیں؟ آپ سمجھتے ہیں اذَا حَرَثَ شَتَّى الرَّتْجُلَنِ إِلَى السُّنَّةِ تَرِفَّقَ الْمُعْنَامِنِ هَذَا وَ حَدِّشَنَا إِيمَانِ الْقُرْآنِ فَإِنَّمَا أَنْذَلَهُ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكَ غُنِيَّةٌ ص ۱۹۶۷ یعنی جب تم کسی سے حدیث بیان کرو اور وہ کہے کہ ہمیں اس سے تجویز و ہمارے سامنے قرآن پیش کرو۔ تو مجھے لو کر یہ گمراہ شخص ہے۔ پس حدیث کے مقابلہ میں قرآن طلب کرنے والا جب کہ بتقول شاہ صاحب گمراہ بھیرا تو جو حدیث کے مقابلہ میں قول امام قول فقیہ قول پیر قول برا دری قول مولوی قول استاد طلب کرے بناؤ اس کے گمراہ ہونے میں کیا شک رہا۔ پس اس سے بچو کہ ہاں صاحب حدیث میں تو یہ ہے لیکن خفی مذہب میں نہیں۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے بدعتیوں کی بہت مذمت کی ہے اور الحدیث کی بہت کچھ تعریف کی ہے یہ سب بیان مع شاہ صاحب کی عبارت و ترجیح کے اس کتاب کے حصہ اول ذمۃ محمدی میں گذر جیکا ہے فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ +

(۳۰) حفظیو اتم نے قیاس کو مدار دین بنالیا ہے۔ ایک ہی امام کے قیاسات کے ماننے کو تم نے اسلام سمجھ لیا ہے لیکن شاہ صاحب غُنیَّۃ کے ص ۲۰۴ پر

حدیث لائے ہیں کہ ﴿عَظِمَتْهَا فِتْنَةُ عَلَى أُمَّتِي الَّذِينَ يُقْسِمُونَ إِلَيْهِ مُؤْمِنٌ بِوَالْيَهُودِ﴾ یعنی گمراہ فرقوں میں سب سے بدترین فرقہ وہ ہے جو دین خدا میں رائے قیاس کرنے اور اس پر عمل کرنے لگیں گے ۔

(۳۱) آپ آج چار ہجۃ العتوں کو یعنی حنفی شافعی ماکی جنبلی کو حق پر مانتے ہیں اور ناجی گروہ کہتے ہیں۔ لیکن پیر صاحب غنیمہ کے حد تک پڑوایت لائے ہیں لکھتے ہیں ﴿كَتَبَ اللَّهُ أَنَّا وَاحِدَةٌ وَلَا شَرِيكَ لَنَا وَمَا كَانَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ میں سوائے ایک جماعت کے ۔

(۳۲) مثلاً پر ہے جب حضورؐ سے پوچھا گیا کہ یہ ایک جماعت کوئی نہیں ہے؟ تو آپ نے فرمایا ماماً انَا حَلِيمٌ وَّ حَسَابٌ وَّ هُنَّا بِهِ مُشَفِّعُونَ وہ جو اس پر ہو جس پر میں ہوں اور پھرے اصحاب ۔

(۳۳) آج سنتوں پر ملن شکل ہو گیا ہے اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حد تک پر حدیث لائے ہیں فلٹوںی للعزم یا اے ... اللذین يُصْلِبُونَ مَا أَفْسَدُوا النَّاسُ مِنْ مُسْتَقِيمٍ بِمَا لَمْ يَكُنُوا أَنَّ انجان لوگوں کو خوشی ہو جو ان سنتوں کی اصلاح کریں گے جنہیں لوگ بگاؤں ہوں ۔

(۳۴) آج شاہ صاحب کے مرید کہلوانے والے بدعتوں کی دمیں تھامے ہوئے ہیں اور شاہ صاحب اپنی اس کتاب کے حد تک میں لکھتے ہیں حدیث لائے ہیں کات کل مُحَمَّدٌ شِيفٌ عَتَّابٌ وَّ كُلُّ بَنْعَثَتِ شَفَاعَةٍ لِّلَّهِ مَنْ رَأَى فِي دِينِهِ جُنَاحًا چیز نہ لے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت مگرابی ہے ۔

(۳۵) آج تم علی الاعلان کرنے لگے کہ مُردوں کی رو جیں دنیا میں آتی ہیں اور

شاہ صاحبؒ ص ۲۱۵ میں لکھتے ہیں کہ رافضیوں کا عقیدہ یہ ہے اُنِ الْأَمْوَالِ
بِيَدِ جَهَوَنَ إِلَى الدُّنْيَا أَبْلَغَ يَوْمَ الْعِصَمِيَّوْنَ کی روایتیں قیامت سے پہلے یعنی دنیا میں
آتی ہیں۔ لپس اس عقیدے سے توبہ کرو ورنہ خدا کے ہاں رافضیوں کے ساتھ
حشر، ہو گا ۔

(۳۶) تم آج پیروی پیغمبر وہ کو عالم الغیب کہنے لگ گئے حالانکہ شاہ صاحبؒ
کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھتے والا رافضی ہے وین جہنم ہے ص ۲۱۸ میں لکھتے
ہیں و مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الرَّمَامَ يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ یعنی ان
بے وین رافضیوں مگر اچہنیوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ امام ہر چیز جانتے ہیں
جو ہوتی اور ہو گی۔ مسلمانوں ایہیں کیا ہو گیا ہے تم اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ حضرت
سیلمان علیہ السلام جیسے اولو العزم بنی کو ایک چیز کا علم نہیں اور ایک اونی پرندہ
کو ہے اور وہ بڑی ولیری سے بھی خدا کے سامنے آنکر کرتا ہے اُخْلَقَتْ بِنَامِ
تَحْقِيقٍ یہیں نے اس کا احاطہ کیا جس پر تو نے احاطہ نہیں کیا ہے اس کی تفسیر
غذیہ ص ۲۶ میں ہے عَلَمَتْ وَلَا تَعْلَمُ مجھے علم ہے اور مجھے نہیں۔ لیکن آج جہاں
کسی نے کبل کندھے پر کھا اور تم نے کہا کہ اس پر حجودہ طبق روشن ہیں۔
روشن ضمیر ہے عالم الغیب ہے وغیرہ ۔

(۳۷) آج گروہ خفیہ مانتا ہے کہ ایمان میں اعمال داخل نہیں حالانکہ شاہ صاحبؒ
ایسے عقیدے والے کو مر جست کہتے ہیں ملا حظہ ہو ص ۲۲۴ و اُنِ الْإِيمَانِ قَدْ لَأَعْلَمُ
(۳۸) آج کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی نہیں ہر جگہ اپنی ذات سے ہے
اور شاہ صاحبؒ ص ۲۲۶ میں ایسے عقیدے والے کو جسمیہ لکھتے ہیں دَلَّا هُوَ
عَلَى الْعَرْشِ ۔

(۳۹) آج تم محمدی کہلانے سے چڑھتے ہو اور شاہ صاحب ص ۲۳۸ میں مسلمانوں کے لئے یہی لفظ محمدی لائے ہیں ۶ مرید حوالے اس کے ذمہ محمدی میں ملاحظہ ہوں ۷

(۴۰) اہل حدیث کو تم نیا ادا بخشی کا سکلا ہوا فرم بتلاتے ہو اور شاہ صاحب اپنے زانے سے پہلے انہیں مانتے ہیں اور انکی تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں ملاحظہ ص ۲۳۹ ۸

(۴۱) تم صاف کہتے ہو اللہ ہر جگہ ہے اور تمہارے پیر صاحب اپنی اس مشہور معروف کتاب غذیۃ الطالبین کے ص ۲۳۲ میں لکھتے ہیں کہ ہمیہ کا قول ہے (أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي كُلِّ مَكَانٍ وَّ لَا فُوقَ تَبِعَةِ الْمَرْءِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَمْكَنَةِ وَ فِي الْقُرْآنِ تَكَذِّبُهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَّا رَحْمَةً عَلَى الْمَرْءِ شِلْ سُنْنَتِي ۹

۸ یعنی یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے عرش غیر عرش میں کوئی فرق نہیں ملا انکہ

قرآن انہیں جھوٹاتا ہے اور صاف فرماتا ہے کہ رحمن عرش پر مستوی ہے ۱۰

(۴۲) قبر پرستی اور ادالیاء انبیاء پرستی کے نشے میں مد ہوش رہنے والے شاہ صاحب کی اس پاکیزہ تعلیم کو ص ۲۵ میں ڈھیں وَ الْأَسْتَخْنَاءُ بِإِلَهِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ الْتَّقْتُ ۱۱

پیہ وَ التَّوْكِلُ عَلَيْنِہِ وَ الْمُتَّجَوِّعُ إِلَيْہِ فِي جَمِيعِ مُؤْمِنِوْ وَ جَاهِلِہِ میں مسلمانوں کو خدا کی طرف جھک کر سب سے بلے پر وہ ہو جانا چاہیے۔ اسی پر توکل اور بھروسہ کر لینا چاہیے۔ اور اپنے تمام کاموں میں اور ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

(۴۳) لوگو! فرض کا زی میں صفت بندی کی بہت تاکید آئی ہے یہاں تک کہ دو شخصوں کے درمیان ذرا سایہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ لیکن آج ہر ایک دوسرے سے الگ ہو کر درمیان میں بُلگہ چھوڑ کر کھڑا ہوتا ہے حالانکہ شاہ صاحب ہمیں ص ۲۴۲

میں سمجھتے ہیں حدیث لائے ہیں تراجمتوں فی الصُّفُوتِ آپس میں ایک سے ایک خوب مل کر صرف کر کے کھڑے ہو اکرو ۴

(۳۴) جن کے نام کے وظیفہ آج بریلوی حضرات پڑھتے ہیں وہ انہیں اپنی کتاب میں تلقین کرتے ہیں پہنچشیفُ الْكُوَفَیْتِ یعنی صرف ذکر الشتر سے ہی تلقین دفع ہوتی ہیں ۵ یعنی وظیفہ صرف اسی کے نام کا پڑھنا چاہیے۔ ذکر اُسی کے نام کا کرنا چاہیے ۶

(۳۵) آپ حضرات ایک ایک پیر فقیر کو زیبا کا مالک سمجھے بیٹھے ہیں اور آپ کے پیر صاحبؒ نے اس کو خیر کیستخیر من التَّوْيِيدِ الْكَسْتِيكَانَةِ وَالْإِفْتِقَارِ الْلَّهُفَرَقَوْبَلَ یعنی حضرت موسیؑ حضرت علیؑ حضرت داؤؑ حضرت سليمانؑ آنحضرت محمد مصلسلہ علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ سب کے سب خدا کے سامنے ترہ کرنے اس کے سامنے عاجزی کرنے اور اس کے محاذ ہونے سے مستثنی نہیں ۷

(۳۶) پھر انہیا و کرام کی عاجزی بیان کرتے ہوئے ص۳ پر سمجھتے ہیں کہ حضرت داؤؑ علیہ السلام چالیس دن تک سجدے میں پڑے ہوئے خدا کے سامنے گریہ وزاری کرتے رہے ۸

(۳۷) مکلاج میں ہے کہ سليمان علیہ السلام چالیس دن تک بلاہیں بتلارے تخت پھوٹ گیا اور فاقہ کرتے رہے صرف ایک گناہ کی پارادش میں پس سب مقافح ہیں اور خدا بے نیاز ہے ۹

(۳۸) سیاست پھر ان تمام واقعات کے نتیجے کے طور پر لکھتے ہیں فَإِنَّا كَانَ هُوَ لَدَّاءُ السَّادَاتُ الْكَبِيرَاتُ الْقَادِرَاتُ وَلَا تَأْتِ الْخَاقَى وَالشَّرَعُ وَخَلْقَهُ اللَّهُ

فِي حَلْقِهِ كَانَ حَالَهُمْ كَذَا إِنَّهُ فَمَا خَالَهُ وَأَغْنَى إِذْ كَيْمَشَكِينَ
یعنی جب ان بڑے بڑے مبیوں کا یہ حال ہے کہ خدا نے تعالیٰ کے سامنے کسی
کا کچھ بہیں نہیں سب لاچار اور مجبور ہیں تو اور وہ کا حال اسی پر قیاس کر لے ہے
(۴۹) اے مرید ان پیر صاحب توحید پیر صاحب سے سیخودہ ۹۹ پر لکھتے
ہیں کا تحریر الحج اِنَّ اللَّهَ... وَلَا يَدْعُونَ خُلُمٍ فِي قَلْبِكَ سَوَاهُمَا تَبَارِكَ وَتَعَالَى
یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کے لئے ہی بھی نہیں۔ اور تیرے دل میں سوائے
اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی نہ ہو ہے

(۵۰) دوستو! تمہارے ہاں جگیں بڑھا کر گیر و سے پر مٹے ہیں کرفقیران صورت
میں تمہارے پیر صاحب آتے ہیں اور خوب لگچھرے اڑاتے ہیں حالانکہ پیر صاحب
صھوٹے ہیں فرماتے ہیں طعام مراثیتہ میباخ لیں لیں میڈا۔ طعام المریب خرامہ فی
حَقِّ الشَّيْخِ یعنی پیر و مرشد کے ہاں کا کھانا تو مرید کے لئے میباخ ہے اور حلال ہے
لیکن مرید کے ہاں کا کھانا پیر و مرشد کے لئے ناجائز ہے اور حرام ہے ۔
(۵۱) تم قوالیوں پر مٹے ہوئے ہو اور اسے عبادت کچھ رہے ہو اور شاہِ حسن
قالوں سے تو پہ کرانے پر مٹے ہوئے ہیں ملاحظہ بوسٹا

(۵۲) آج مریدی پیر صاحب کا دعویٰ کر کے ایک ایک پیر شہید سے متعانت
اور استمداد کی جاتی ہے ایک ایک امام و فقیہ کی بات بیل بھی جاتی ہے حالانکہ
پیران ہیر ۸۸ میں لکھتے ہیں کا مُعینَ الْأَئْمَةِ وَكَلَّا ذَلِيلَ إِلَّا سَرْعُولُ اللَّهِ
یعنی مدد گار مشکل کشا بجزر اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں اور دلیل کسی کا قتل بجزر قول
مصطفیٰ نہیں ہے۔

(۳۵) سنو اشاہ صاحب کی سکھائی ہوئی توحید سیکھو۔ لَا يَجْتَارُ مَمْ أَلَّهُ شَيْئًا
وَلَا يُدْرِكُ مَمْ أَلَّهُ شَيْئًا بِأَنَّهُ كَوَافِرُ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَمُ عَلَى حِجَةٍ وَّ
سَبَبٍ فِي رِزْقِهِ۔ لَا يَعْلَمُ مَنْ عَلَيْهِ غَرَّ وَجَلَّ فِي خَلْقِهِ۔ بَلْ يُعْلَمُ
أَنَّكُلَّ إِلَيْهِ۔ وَيَسْتَشْلِمُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ ذَيْلُهُ نَفْسَهُ لَكَذِيفَيْصَبُورُ فِي بَيْنِ
ثَدْرَتِهِ كَالْطَّفْلِ الْمَضِيرِ فِي بَيْنِ ظَلَفِهِ وَذَاهِرِهِ رَكَامِيَّتِهِ فِي بَيْنِ غَاسِلِهِ مَلْوِنِهِ
إِحْتِيَادِهِ۔ مَذْوِقُكَ ارَادَتْهُ۔ فَالْجَاهَةُ كُلُّ الْجَاهَةِ فِي ذَالِكَ۔ مَنْيَ خَدَاءِ کے سوا کسی کی
چاہت نہ رکھے۔ بلکہ اپنی تدبیروں کو خدا کی تدبیروں کے ساتھ بھی نہ رکھے۔
رب کے سوا کسی اور کو اختیار نہ کرے۔ اپنا رزاق برائے راست خدا تعالیٰ کو
سمجھے اپنی کمائی اور اپنی عقل کے دخل بغیر۔ اور رب العالمین پر کوئی اعتراض
نہ کرے اس کے ہر قول و فعل و فضائل حق بجانب سمجھے۔ سب کچھ اسی کے سپرد
کر دے اپنے تینیں بھی اسے سونپ دے۔ اس کا مطلع ماحت اور فرمایاں بروار
علام بن جائے۔ اپنے تینیں رب العزت کے سامنے ڈال دے۔ اور اس کے
ہاتھوں میں ایسا بوجائے جیسے شیرخوار پچھے اپنی ماں یا دای کی گود میں ہوتا ہے اور
جیسے مردہ اس کے ہاتھوں میں ہوتا ہے جو اسے نہلاتا ہے۔ یعنی محض بے اختیار یا کہ
بے ارادہ اور بے حس حرکت۔ سن اے مرید بُنَجَات اور کامیابی اسی توحید
میں ہے ۔

(۳۶) حِصَّہ میں صفاتِ بارکی تعالیٰ بتلاتے ہیں تاکہ لوگ توحید خدا سیکھیں
او صافِ خداوندگی میں فرماتے ہیں وہی پوشیدگیوں کا عالم ہے اسی کی قدرت
سے آسمان قائم ہے زمین اسی نے بچا رکھی ہے سورج چاند میں اسی کی عطا فرا

ہوئی روشنی ہے وہی اپنے بندوں کی طرف توجہ فرمانے والا ہے۔ خوفزدگی کی
تسکین کرنے والا وہی ہے۔ بندوں کی حاجتیں پوری کرنا نے والا وہی ہے جو حضرت یوسف
علیہ السلام کو قید سے بخات اسی نے دی ہے۔ اس کے در دامے پر کوئی
چونکیہ ارنہیں۔ اس کا کوئی مصاحب نہیں کہ اس کے سامنے۔ اس کا کوئی وزیر
نہیں کہ اس کا واسطہ دیا جائے۔ نہ اس کے سوا کوئی کسی کارروزی رسائی اور
پالنہار ہے اُس سے جس قدر زیادہ مانگا جائے وہ اُن سب کو اور اُس سے
بھی زیادہ عطا فرماتا ہے +

1588

(۵۵) شاہ صاحبؒ کے مرید واسنے ہوا جو ہم کہتے ہیں وہی شاہ صاحبؒ فرماتے
ہیں ص ۱۱۷ پر لکھتے ہیں اَنَّكَمَالَ الدِّينِ فِي شَهِيدِكَ فِي مَعْرِفَةِ اللَّهِ تَعَالَى
وَاتِّبَاعِ سَيِّدِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعنی پورا دین ان وہ چیزوں میں
ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث
کی تابع داری +

(۵۶) کیا یہ حقیقت نہیں؟ کہ آپ حضرات تقلید امام کو قیاساتِ فقہا کو دین
میں داخل سمجھتے ہیں اور شاہ صاحب دین کو ان کے بغیر پورا نہیں ہے ص ۱۱۸
میں لکھتے ہیں اِذَا تَمَشَّتَ الْأَقَاصِيرُ وَالْتَّوَاهِيُّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ فِي مَجَّةٍ
الْوَدَاعِ الْيَوْمَ الْمُكْلَمُتُ كُلُّمُ ذَيْلَكُو یعنی جبکہ شریعت کے تمام حکم احکام اور دو ک
ٹوک پورے ہو گئے توجہ الوداع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بھی پر آیتِ اليوم الخ
نازل فرمائی یعنی آج میں نے اپنارین کامل کر دیا + مسلم انسو چو! الگرسی امام کی
تعلیید اور اس کے رکے قیاس دین میں داخل ہیں تو اُس وقت تک نہ امام

تھے ان کے رائے قیاس بھروسیں اس وقت پورا کیسے ہو گیا؟ اور جب اس وقت پورا مانتے ہو تو پھر اس تقلید اور رائے قیاس کی آسمیں گناہش کیا؟ (۵۷) صلک ۲۳ پر لکھتے ہیں لا یا کنی بِالْخَيْرِ إِلَهُ اللَّهُ... لَا يَعْرِفُ الْمَسْوَى إِلَّا اللَّهُ یعنی سوانح خدا کے تعالیٰ کے نہ کوئی بحدائق کو لاسکتا ہے۔ نہ بجز اس کے کوئی برائی کو درکر سکتا ہے "پس ہمیں کہنے دیجئے کہ جو لوگ شاہ صاحب کو مشکل کشا یعنی برائی کا درکر کریں والا مانتے ہیں وہ بقول شاہ صاحب کے مشرک ہیں" + (۵۸) بقرہ عید کی قربانی کو آپ ختنی حضرات واجب کہتے ہیں اور شاہ صاحب ۲۶ میں لکھتے ہیں ۱۴ الْمُنْجِيَةُ سُنْتُ یعنی واجب نہیں سنلوں ہے ۱۵ +

(۵۹) تم کہتے ہو کہ امام ابوحنینؓ کے ایک قول کو بھی جو رد کرے اس پر بریت کے فردوں کے برابر لختیں ہوتی ہیں اور شاہ صاحب ۲۷ میں امام صاحب کا نام لیکر ان کا مندوب بیان کرتے ہیں اور اسے رد کرتے ہیں بتلاؤ اب کیا کہو گے؟ + (۶۰) تم محروم کی دسویں کو مصیبت کا رن بتلتے ہو اور شاہ صاحب ۲۸ میں تہارے اس قول کی تردید کرتے ہیں اور صلک ۲۸ میں اس قول کو غلط اور اس مذہب کو قبیح اور بد بتلاتے ہیں +

(۶۱) صلک ۲۹ پر لکھتے ہیں ان تیخذَ بِنَهْرِ مُوتِهِ يَوْمَ مُهِيَّةِ الْكَانَ بِنَهْرِ الْأَشْيَنْ أَوْلَى بِدَالِيَتِ إِذْ قَبَضَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا أَعْلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِ يَوْمِ محروم کی دسویں تاریخ کو اگر تعزیزی داری اور مصیبت ولوحہ کا دن بنانا جائز ہو تو اس سے بہت زیادہ حقدار اس مصیبت ولوحہ اور عزیزی کا پر کا دن ہے کیونکہ اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قبض کیا ہے (یعنی

عزم کی دسویں کو ماتم و مرثیہ کا مصیبہت و عزاء داری کا دن مقرر کرنا اور بھنا اور کہنا
حرام محض ہے پس اس دن ماتم و مرثیہ کی مجلسیں نوپید کرنے والے پر صاحب[ؐ]
کے فال ہیں آپنے تو اس عبادت کے بعد بھی صاف لکھا ہے یہ دُمْ عَامِشُورَ آئُكَلَّا
يُتَخَذِّلُ بَعْدَ مَصْبِيَّةٍ يَعْنِي عاشورہ کے دن کو مصیبہت کا دن نہ بنالیا جائے +
(۴۲) پھر ص ۶۸۵ میں لکھتے ہیں شَرْأَوْجَازَانَ يُتَخَذِّلُ هَذَا الْيَوْمُ مَصْبِيَّةً لَا يَخْذُلُهُ
الْقَعْدَةُ بَعْدَ وَالْأَدْنَى بَعْدَ حَدَّا قَرْبَ الْيَمِينِ مَنَا وَأَخْمَنْ يہ یعنی اگر عزم کی دسویں کو
شور و شیون کرنا پکڑے پھاڑنا فقیر بنا لجزیہ داری کرنا مر شہی پڑھنا نوحہ کرنا جائز
ہوتا تو صحابہ اور تابعین حزرو را یسا کرتے کیونکہ ہمارے زمانے سے ان کا زمانہ
حضرت حسینؑ سے بہت ہی قریب تھا اور انھیں امام صاحب سے تعلق ہی ہم سے
بہت زیادہ تھا (پس جبکہ اول بزرگوں نے یہ نہیں کیا تواب یہ کرنا حرام محض ہے)+
(۴۳) تم نے خدا کے اور بندوں کے درمیان بہت سے واسطے فائم کر رکھے ہیں
اور شاہ صاحب[ؐ] پر لکھتے ہیں تَقْمُّ الْوُسِيَّةُ إِذْهَا لِلْمُقْدَدَةِ تَقْ. یعنی
جناب ہاری نے برا اور است وعا کرنے کا اور زیج بیس واسطہ نہ دلانے نہ رکھنے کا
حکم اس لئے دیا کہ اس کی قدرت کا پورا اظہار ہو کہ وہ سالوں آسمانوں کے اوپر عرش
اعظم پر اپنے ضعیف اور دو رافتادہ بندے کی ہر پکار اور دعا کو خود منتا ہے اور
خود ہی جواب دیتا ہے اور خود ہی قبول فرماتا ہے فرمتا ہے اُجَبِيَّ دَعَوَةُ الدَّاعِ
إِذَا دَعَ عَانِ چوپکار نے والاجب مجھے پکارے میں اُسے قبول فرماتا ہوں +
(۴۴) تم کہتے ہو کہ دیہات میں جمعہ نہ پڑھو اور شاہ صاحب[ؐ] پر حدیث لائے
ہیں کہ مئی کا نیجہ منہ یا اللہ وَالْيَوْمُ أَلَا خِزْنَةٌ لِلْجَمِيعِ فِي كَوْمٍ مَلْجُوعَةٍ -

یعنی ہر اس شخص پر جمود کی نماز جمود کے دن فرض ہے جس کا اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایکاں ہو۔

(۴۵) ص ۹۱ پر حدیث ہے کہ لوگوں اللہ نے تم پر جمود فرض کیا ہے مُنْ وَجَدَ الْيَقِنَاسِبِيَّلَهُ ہر اس شخص پر جو اس کی طرف راستے پاتا ہو، لیکن افسوس تم نے خدا کے اس فرضیے کو لاکھوں دیہاتیوں پر سے ساقط کر دیا تبلاؤ تم شاہ صاحب کے مرید ہو یا ان کے شیخ؟

(۴۶) خدا کی شان ہے خطبہ کا ترجیح توحید دریا اور خطبہ سے پہلے بعض جگہ پر بیان ہونے لگا اس کی نسبت شاہ صاحب ۷۹۹ پر لکھتے ہیں آمَّا قَبْلَ الْمَسْلَوَاتِ فَلَا يُسْتَحْيِتُ كَمْ حُضُورُ الْقَادِيرِ لِكَلَّا يُعْصِي غَيْرَهُ فَنَى نَازَ سے پہلے وعظاتیں اس ملک میں نہ جائے اس لئے کہ یہ پدعت ہے۔

(۴۷) حنفی بجا یہو اپنے ہمارے فقہا نے لکھا ہے کہ جمود کے دن کی نماز کی نماز کی ہے۔ رکوت میں سورہ بجدہ اور دوسری میں سورہ ملن آٹی پڑھنا کمرہ ہے اور شاہ صاحب اپنی اسی کتاب غنیہ کے ص ۰۹ میں لکھتے ہیں کہ جمود کی صبح کے فرضوں کی دو نوں رکھتوں میں یہی دو نوں سورتیں پڑھنی چاہئیں۔ اور الحمد للہ یہی الحدیث کا مہ سہب

ہے پس اب کون ہے جو ہیران ہیر کا منکر ہے اور کون ہے جو انھیں مانتا ہے؟

(۴۸) آہ اکیا اندھیرہ ہے کہ آج فقہاء درائے کو احکام یعنی کے بیان میں اور فقراء اور اولیاء کو گناہوں کے بارے میں مخصوص سمجھ لیا گیا ہے اور شاہ صاحب ۷۹
پر لکھتے ہیں إِنَّمَا ذَلِكَ عَصْنِيَّ يَا لَا تَبِعْهَا عَنْكَيْهُمُ اسْتَلَامٌ یعنی مخصوصیت مخصوص ہے انہیا کرام علیہم السلام کے ساتھ۔

(۴۹) احمدیت ہارہ تراویح اور ایک دوڑ پڑھتے ہیں تو تم کڑھتے ہو حالانکہ پرمی
تھے پر لکھتے ہیں کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بارہ رکعتیں پڑھتے ہیں ایک
در تراوا کرتے تھے، سکاں یعنی مِنَ اللَّبِیْمِ اسنتی عشرا رکعتہ ثُلُثٌ تُرْفُوا حِدَّۃً
(۵۰) مغرب کے فرضوں سے پہلے احمدیت دو رکعت کا پڑھنا مستحب مانتے ہیں
لیکن آپ لوگ اس سے چڑھتے ہیں آپ غذیہ کے حصہ کو ملاحظہ فرمائیے جہاں
شاہ صاحب نے ان کا پڑھنا ثابت کیا ہے۔

(۱۱) ایک دوڑ پڑھنا تمہیں لوگھا معلوم ہوتا ہے اور شاہ صاحب صفحہ ۶۸ و
۶۹ میں ایک دوڑ کی حدیثیں لائے ہیں۔ اور ص ۶۹ میں بھی ۷۰

(۱۲) و تمیں احمدیت ہاتھ اٹھا کر دعا مرغیت پڑھ کر یا تھنہ پر پھر لئتے ہیں الحمد للہ
شاہ جیلان بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ ہو غذیہ ص ۶۳ تھریخ موسیکہ علی و مجہہ
یعنی دوڑ کی آخری رکعت میں بعد از رکوع ہاتھ اٹھا کر دعا مرغیت پڑھ میں پھر بالحقون
کو منہ پر پھر لے ۷

(۱۳) تم آج اولیا صلی اللہ کے سمجھے پڑھ کرے اور حدیث و قرآن کو کافی زمجھا اور
پر صاحب تھے میں لکھتے ہیں دلکشی نہیں ایسے احوال الصالحةین و افعالیہ
بلکہ ایسے مادِ وی مَعِنِ التَّسْویلِ تَمَلِّی اللَّهُ وَسَلَمَ وَالإِعْتِمَادُ عَلَیْهِ يَعْلَمُ وَلیوں اور
نیکوں کے احوال و افعال ہمارے لئے سند اور قابل اعتماد ہیں بلکہ اصلی سند اور
قابل اعتماد چیزوں سے جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور مردوی ہو ۷

(۱۴) نہ جانیں آج لوگ کیا کیا خیال کر رہے ہیں؟ اور ہیروں و لیوں کو کیا سے کیا
سمجھ رہے ہیں؟ خدا کی کار خالوں کے مالک اور جو وہ کہیں وہی ہو وغیرہ لیکن

شاد صاحبؒ ص ۸۳ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سبست بختی ہیں کہ آپ جناب
باری میں عرض کیا کرتے تھے اَسْلَكَ مَسَارَةَ الْبَاكِينَ اَمْسِكِينَ وَأَذْهَلَكَ
دُعَاءَهُ مُفْتَقِرًا لِذَلِيلٍ بنی میں ایک مسکین در دمن فقیر محتاج ذلیل ہوں جو اپنے والک
بغنی کریم ذی عزت کے در پرسوالی بھکاری بن کر کھڑا ہوں ہ

(۴۵) صحیح کی سنتوں کے بعد الحدیث ذرا سی مرید را ہنی کروٹ پر مطابق سنت
رسولؐ لیٹ جاتے ہیں لیکن تمیں اس سنت پر عمل نصیب نہیں ہوتا حالانکہ
پیر صاحبؒ ہمیں اس کے موید ہیں۔ صحیحؐ پر بختی ہیں قبل حلواتی الحسینؑ یعنی
فرض نماز سے پہلے دایں کروٹ پر لیٹنا مستحب ہے "اس کے بعد لکھا ہے کہ اس
سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے وغیرہ ہ

(۶۱) آپ حضرات عصر کے وقت کوٹال کر دگنا سایہ ہونے پر بڑھتے ہیں لیکن
شاد صاحبؒ ص ۱۷ پر بختی ہیں کہ حبیق صاریخیں ملیں شپی مثلاً یعنی عصر کی نماز کا
وقت ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے پر ہو جاتا ہے ص

(۶۷) صالحؑ پر بختی ہیں کہ حبیق صاریخیں ملیں شپی میثلبیر یعنی دگنا سایہ
ہونے پر عصر کا وقت آخر ہو گیا۔ لیکن آپ حضرات اچھے مرید ہیں کہ کہتے ہیں اب
وقت عصر آیا ہ

(۶۸) تم صحیح کی نماز کا وقت گزار کر اسفار کر کے نماز پڑھتے ہو اور شاد صاحبؒ
ص ۱۹ میں اس نماز کا وقت نقل کرتے ہیں حبیق حرم الطعام و الشراب علی الصائم
یعنی جس وقت روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے یعنی صحیح عادق کے
ظروع ہوتے ہی ہ

(۶۹) صلائف پر صحیح کی نماز کا آخر وقت اسفار لکھتے ہیں جو آپ کے نزدیک اول وقت ہے۔

(۷۰) مسلمانو اشادہ صاحبؐ کے مرید و اسناؤ اور غور کرو! اور فیصلہ گرد کر الہمدیث شاہ صاحبؐ کے مانندے والے ہیں یا تم ہو؟ ص ۸۳ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اولاً فضلُ التَّعْلِيَّيْنِ پھر خلاف ماقالَ الْأَمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ مِنْ آئَنَ إِسْفَارٍ بَعْدَ فَضْلِ عَيْنِي صحیح کی نماز غسل میں پڑھنا ہی افضل ہے اور امام ابوحنینؓ کا یہ فرمان غلط ہے کہ اُسے اسفار میں پڑھنا افضل ہے پس انہیں باقی رہتے ہوئے صحیح صادر ظاہر ہوتے ہی پڑھینی چاہیئے ہاں وہ ستو افرماؤ کہ اب شاہ صاحبؐ کو بھی غیر مقلد کہو گے یا نہیں؟ وہ حضرت امام ابوحنینؓ کی نہیں ملتے۔

(۷۱) تمہارے نزدیک ظریف کا وقت ہر چیز کا۔ ایسے دکنا ہونے تک ہے اور شاہ صاحب ص ۱۵ میں لکھتے ہیں اخْرُوُ رَذَا حَسَارَ ظِلْ شَكُّ شَيْءٌ مِثْلُهُ یعنی ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو ظہیر کا وقت جاتا رہا۔

(۷۲) ص ۱۵ میں لکھتے ہیں فَإِذَا رَأَى شَيْئًا نَيْمَرًا فَقَدْ دَخَلَ وَقْتَ الْعَصْرِ یعنی سایہ جہاں ایک گناہ ہو کر پڑھنا شروع ہو اک عصر کا وقت آگیا اور تمہارے نزدیک جب تک دکنا نہ ہو جائے وقتِ عصر آتا ہی نہیں بس اب بتلا و تم پچھے یا تمہارے پیر صاحب؟ بتلا و تم پیر صاحب کے قابل ہو؟ یا منکر؟

(۷۳) اسی صفحہ میں لکھتے ہیں حَتَّى يَرِيدَ الظِّلْ طَوْلَ ذَالِكَ الشَّيْءِ هَرَّةً أَخْرَى می فَذَالِكَ أَخْرُ وَقْتِ الْعَصْرِ یعنی جب یہ سایہ دکنا ہو جائے تو عصر کا وقت ختم ہو گیا۔ یہی بات اول آخر وقتِ عصر کی نسبت شاہ صاحبؐ مرحوم نے ص ۱۵ میں بھی لکھی ہے لیکن کیا غال جو آپ مان کر دیں؟

(۸۴) آپ حضرات اور آپ کے فقہا و ترکو واجب جانتے ہیں اور شاہ صاحب مثیل میں سُنّتِ رَأْيَتَہُ کے بیان میں دترکو بھی لاتے ہیں اسے سنت بتلاتے ہیں نہ کہ واجب ہے۔

(۸۵) اب اسے بھی سن لیجئے کہ عصر اور صبح کی نماز کے وقتون کو ظالِ کر تم پڑھتے ہو ایسے نازیلول کی بابت شاہ صاحب صفتہ میں لکھتے ہیں اذَا صَلَّى النَّبِيُّ فِي غَيْرِ وَقْتِهِ وَصَلَّى صَلَدَتْ إِلَى السَّمَاءِ كَمَا لَمْ يَرَهَا فَقَتَّشَتْ حَمْرَى إِلَى السَّمَاءِ فَلَفَتْ كَمَا يَلْفَى الشَّوَّبْ أَوَ الْخَزْقَةُ فَيُضَرُّ بِهَا وَجْهُهُ شَوَّتْ قَوْلْ صَنَعَهُ اللَّهُ كَمَا صَنَعَهُ يعنی نماز جب غیر وقت میں ادا کی جاتی ہے تو وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے لیکن نورانی نہیں ہوتی اس لئے اس سے پرانے کپڑے کی طرح پیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے اور وہ اس کے لئے بد دعا کرتی ہے کہ جیسے تو نے مجھے بکار ا اللہ تعالیٰ تیر بھی ستیا ناس ہی کرے ہے۔

(۸۶) آج عموماً نماز میں رکوع بحمدے دھباد صبب کرنے جاتے ہیں اطمینان کسی کن میں نصیب نہیں ہوتا خصوصاً رکوع کے بعد بیٹاگ الحمد نہ اور دلوں بحدوں کے درمیان ربت اغفرلی اللہ کا پڑھنا کیا چھوڑ دیا ہے حالانکہ شاہ صاحب صفتہ میں لکھتے ہیں کہ جس نماز کے رکوع بحمدے دغیرہ میں اطمینان نہ ہو وہ نماز نمازی کے لئے بد دعا کرتی ہے کہ صَيَّاعَكَ اللَّهُ كَمَا صَيَّاعَتِي یعنی ، مجھے اللہ تعالیٰ بر باد کرے جیسے کہ تو نے مجھے ضائع کیا ہے ہے۔

(۸۷) آج نمازوں کو ٹرکی پے پرداہی سے چھوڑا جا رہا ہے اور شاہ صاحب علیہ السلام میں لکھتے ہیں لیں بَعْدَ ذَهَابِ دِينٍ وَلَا أَرْسَلَ أَمْ یعنی یہ نماز بے دین

اور غیر مسلم ہے +

(۸۸) مصطفیٰ پر لکھتے ہیں کفر و قتل بالسیف بے نماز کو حبکہ وہ نماز نہ پڑھے (امام و خلیفہ وقت) تلوار سے قتل کردے یہ شخص کافر ہے +

(۸۹) مصطفیٰ پر لکھتے ہیں کا یعنی علیہ رحمۃ اللہ علیہ و لا یہ شن فی مقارب مسلیمین یعنی بے نماز کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔ نہ اُسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے +

(۹۰) ازبانی دعوے تو بڑے لمبے چوڑے ہیں لیکن عمل خاک بھی نہیں دوستوا! عمر بھر میں دوچار دفعہ بھی تم نے شاہ صاحبؒ کے اس فرمان پر عمل کیا؟ جو وہ مصطفیٰ پر لکھتے ہیں کہ قرأت سے فارغ ہو کر حرب روئے میں جانے کے لئے تکبیر کہے تو یہ قسم میداہی فرمودیں اذنیہ اذن مذکور ہے پسند کیا دلنوں ہاتھوں کو اپنے دلنوں کاںوں تک یا مونڈھوں تک اٹھائے یعنی رفع الایدیں کرے لیکن افسوس تم شاہ صاحبؒ کے مرید ہو کر ان کی نہیں مانتے رفع الایدیں جیسی موکد سنت کے تالکب نہ ہوئے ہو بلکہ اس کے کرنیوالوں سے ٹھنی کرتے ہو +

(۹۱) ساتھ ہی روئے کے بعد یہ دھے کھڑے ہو کر اطمینان حاصل نہیں کرتے حالانکہ حضرت پیر صاحبؒ مصطفیٰ پر لکھتے ہیں فیصلہ مُعْتَدِلًا فیقظ مُهِمْ یعنی سید عالکھڑا ہو کر پورا اطمینان حاصل کر لے ہے +

(۹۲) پھر لکھتے ہیں فیکنَ أَبُو صُحْرٍ كَبِيرٍ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدٌ يَرْصُدُ یعنی بحدے یہی جاتے ہو کر پہلے گھٹنے زمیں پر ٹکائے پھر ہاتھ پر +

(۹۳) دلنوں بجدوں کے درمیان آج تم نہ اطمینان سے بیختے ہو نہ کچھ پڑھتے

ہو حالانکہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ارشاد فرماتے ہیں مجليس علی یہ جلیل
الذیشای وَتَنِصِّیْبُ الْجُنُّوْنَ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي شَلَاثًا یعنی دلوں سجدوں
کے درمیان بیٹھے اور تین مرتبہ ربِ اغْفُرْ لِی پڑھئے ۱۰

(۹۴) صلی اللہ علیہ وسلم و صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھتے ہیں دیشترِ باضمیعہ... مون اقلیت تھنڈا، آئی اخیر
یعنی الحیات کے وقت اول سے یکراختمک اپنی شہادت کی نسلکی کو اشارہ کے
لئے احتیاطی رکھئے ۱۱

(۹۵) اے مریدان پیر ان ہیں کیا اندھیر ہے کہ شاہ صاحب تو صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ
شخصوں کے درمیان صاف ہیں ذر اسی جگہ بھی غالی چھوڑنے کو حرام بتلائیں پہ کر لینے
کا حکم دیں۔ اور تم اس طرح صفحیں بناؤ کہ گویا ایک کادو سے سے چھو جانا پائے
تینیں نالپاک کر لینا ہے ۱۲

(۹۶) آج تم نے سجدوں میں محرابیں بنالیں امام نماز کو دہنوں کی طرح پر وہ
نشیمن کرو دیا۔ حالاً کہ شاہ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں یعنی یلادا مام ان کلائیں
طاقِ المُقْبَلَةِ یعنی امام کو خراب کے اندر کھڑا نہ ہونا چاہیئے حدیث شریف
میں محرب کا بنانا منع آیا ہے ۱۳

(۹۷) مریدان پیر صاحب سنوا پیر حی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمہ میں لکھتے ہیں شَبَّاتَ الْأَمْضَدَ لَا
وَيَقُولُ سَرَّبَانَ لَكَ الْحَمْدُ یعنی سیعۃ اللہ کے بعد سیدھا کھڑا رہ کر زبانِ اک لغمڈ پر چھڑے ۱۴

(۹۸) حالتِ افتادا میں تقدیلوں کو بھی بعد از کورع

پڑھنے کا حکم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں ملاحظہ ہو صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵

(۹۹) آج تم نے گاؤں میں جسمہ بند کر دیا تھا رس فقہ کی کتابوں نے ہزاروں

لاکھوں بندگان خدا کو جمجمہ کی فرضیت سے منقطع کر دیا ہوا انکہ پیر صاحب لکھتے ہیں مفہوماً یہ یہ کہ تو انہوں نے قرآن مجید حجۃ صحت فیہ اما رَبَّکُ جَنَانَ رَبْ جَنَانٍ بعین چالبیس آدمیوں کی بستی والا چھٹا ناسا گاؤں بھی ہو تو ان پر بھی جو نماز فرض ہے۔ ص ۲۶۷ ۱۰۰

(۱۰۰) پھر لکھتے ہیں اگر چاہیں جی نہ ہوں تو ان پر کسی اور پیاس کی بنتی میں جا کر نماز جمجمہ پڑھنا صاحب ہے وَ حَتَّىٰ عَلَيْهِ اِشْتِياْمُقْدَأً وَ اِنْسَعَةً وَ تَحَافَّعَتْ عَنْهَا بَعْدَهَا بعین ان پر اُس جگہ پنج کرنماز جمجمہ ادا کرنا زادا جیب ہے۔ او جو کو ترک کرنا جائز نہیں ۱۰۱

(۱۰۱) ص ۲۶۸ میں تبعہ کی نماز کی رکعت اولی میں سورہ جمہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کا پڑھنا شاہ صاحب سنون بتلاتے ہیں لیکن خنفی مذہب ان کا تقریر مکروہ کہتا ہے۔ حالانکہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اور یہی مذہب الحدیث کا ہے ۱۰۲

(۱۰۲) اسی صفحہ میں آپ لکھتے ہیں کہ حضورؐ کے زمانے میں جسم کی ایک ہی اذان ہوتی تھی ہے ۱۰۳) نماز عید کی نسبت ص ۲۶۹ میں لکھتے ہیں تُقَامُ فِي الْعَصْمَ أَوْ وِيْكُزْ نَمْسَفِي الْجَمَاعِ یعنی یہ نماز جنگل میں پڑھنی چاہیتے۔ مسجدوں میں پڑھنا مکروہ ہے ۱۰۴)

(۱۰۴) ص ۲۷۰ میں ہے لا باس بخصوص را لِنَسَاءٍ یعنی عید کا ہے میں نماز عید کیلئے عورتوں کا آنا بھی ثابت ہے ۱۰۵) حق بھی یہی ہے اور حدیثوں میں بھی یہی ہے اور یہی مذہب الحدیث کا ہے ۱۰۵)

(۱۰۵) پہلی رکعت نماز عید میں سات تکیریں دوسری میں پانچ تکیریں پڑھنے کا شاہ صاحب کا مذہب ہے ص ۲۷۱ لیکن تم نے اس پر عمر بھر میں ایک دفعہ بھی عمل نہیں کیا اور الحمد للہ الحدیث اس پر برابر عامل میں لیکن پھر بھی تم یہی کہ جاؤ گے

کے شاہ صاحبؒ کے ماتھے والے تم ہو اور غیر مظلوم نکریں پھر ہیں۔ کیا یہی اٹا نیصل ہے
(۱۰۶) اس کی پہلی رکعت میں سنت آسم اور دوسرا میں حل اٹک یا سورہ ق اور
سورہ اقریبۃ الشاععہ کا پڑھنا شاہ صاحبؒ بتلاتے ہیں صفحہ ۵۸ لیکن آپ لوگ
اس کا لفڑی بھی ناجائز کہتے ہیں ۷

(۱۰۷) صفحہ میں لکھتے ہیں صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ نِعْلَمَ
نِعْلَمَ الْجَمَانَةِ يعنی حضور ﷺ نماز عبید جنگل میدان میں ادا فرماتے رہے ۷

(۱۰۸) استستقاکی نماز میں بھی شاہ صاحبؒ ترکی عمر کی عورتوں کے جانے کے قائل
ہیں صفحہ لیکن ہمارے ہاں عجب حالت سے میلوں خیلوں میں سیر سپاؤں میں
عس اور قوالیوں میں تو عورتیں ماری چھریں لیکن بجالس و عظام نماز عبید وغیرہ
کے لئے مانع ہوتے ہیں ۷

(۱۰۹) غنی مذہب میں اس نماز استستقاکیلیے جاعت سے نماز پڑھنا کرو ہے۔
حالانکہ شاہ صاحبؒ صفحہ میں اس سے لکھتے ہیں یہی مذہب الحدیث کا ہے اور یہی
حدیث شریف سے ثابت ہے ۷

(۱۱۰) صبلوۃ استستقا میں چار سالگھنا حقی نہیں فقہ کی کتابوں میں ناجائز کھائے
حالانکہ شاہ صاحبؒ اس کے قائل ہیں لاحظہ صفحہ ۵۹ ۷ اور یہی ہمارا نہیں ہے ۷
(۱۱۱) صبلوۃ کسوف یہ رکعت میں درو رکوع کرنیکا شاہ صاحبؒ کا فتویٰ ہے
لاحظہ صفحہ لیکن استعبوثے دعوے دار و اکیا بمال جو تم شاہ صاحبؒ کے
اس فتویٰ سے کومنا لو ۷

(۱۱۲) سفر میں اگر مسافر نماز ذصرۃ کرے تو بھی جائز ہے غنیٰ حضرات اسے ہیں

ماننے اور شاہ صاحبؐ ص ۱۹ میں یہی فتویٰ دیتے ہیں کہ فخر افضل ہے اور امام
بھی جائز ہے ۴

(۱۱۳) سارے کے سارے خفیٰ کیا اب کے ہوں کیا جب کے ہوں خواہ فقیر
ہوں خواہ غیر فقیر ہے دیوبندی ہوں یا بریلوی تفکه طور پر کہتے ہیں اور آئں سے نہیں
صدیوں سے کہہ رہے ہیں کہ سفر میں دو نازروں کا حجج کرنا جائز نہیں۔ ظہر عصر خرب
عشما کاملاً اتنا جائز ہے آہ ایہ ہیں جو دھول پیٹ رہے ہیں کہ سفر پیروں کے ماننے
مالے ہیں۔ اور ہماری نسبت مشہور کر رکھا ہے کہ یہ پیروں کے منکر ہیں۔ اب ہم
دکھاتے ہیں کہ منکر کون اور ماننے والا کون۔ شاہ صاحبؐ جنہیں پیران ہر ماہا تا
ہے اپنی تصنیف غیرۃ الطالبین ص ۱۹ میں لکھتے ہیں اسکا بحث میں اصل انتہا اتنی
نحو ہے: **بَيْنَ الظَّهَرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعَشَّرَ فِي الْمَسْطَرِ يَعْلَمُ سَفَرَكِ**
حالت ہیں ظہر عصر اور مغرب عشا کا حجج کرنا جائز ہے ۵

(۱۱۴) آئے چل کر اسی صفو میں حجج تقدیم تا خیر دنوں کو جائز کہتے ہیں یعنی مسافر خواہ
ظہر میں عصر ملاۓ خواہ عصر میں ظہر ملاۓ ۶

(۱۱۵) ہمیک اسی طرح خفیٰ نہ ہب بارش، غیرہ میں جی ان نازروں کے جمع کرنے کی
اجازت نہیں دیتا اور خنثی نہیں کرتے مگر ہیر صاحبؐ ص ۱۹ میں کہتے ہیں آہا جموجو
لہ جملہ **أَنَّ طَرِيقَ حِجْرَةَ** یعنی بوجہ بارش کے بھی ان دو دن نازروں کا حجج کر لینا جائز ہے ۷

(۱۱۶) اسی صفو میں مریض کیلئے بھی آپ ان نازروں کے جمع کرنے کے جواز کا فتویٰ
دیتے ہیں لکھتے ہیں وَكَذَّ إِلَيْكُ عِنْدَنَا أَعْلَمُ الْمُرْتَضَى یعنی بیمار کا بھی ہمارے نزدیک
بھی حکم ہے۔ کیوں و ستو! الحمد للہ کسی مسئلہ میں خفیٰ نہ ہب کا یا یوں کہو کہاں اب چیز

کے فتوے کا خلاف کریں تو تم انھیں غیر قلعہ عفتی کا فراہل سنت والجماعت سے خارج اور نہ جانیں کیا کیا کہہ دالو! اب فرماؤ کہ شاہ صاحبؒ کی نسبت کیا فتویٰ نکالو گے؟ اور یہ بھی فیصلہ کرو کہ اب بھی ان کی گیارہویں دو گے یا نہیں؟ اور یہ بھی انصاف سے کہہ دو کہ ان کی پیری کے ماننے والے تم ہو یا نہیں؟ +

(۱۱۷) ستم ہے کہ ایک طرف شاہ صاحبؒ کو ماننے اور ان کے مرید ہونے کا ملکہ بلند کیا جائے اور دوسری طرف ان کے ارشادات کو ان کے فتاویٰ، کو بے طرح پیروں سے کچل دیا جائے سنئے ص ۹۰ میں آپ سختے ہیں **فَيَقِيفُ الْإِمَامُ حَلَّ آءُهُ صَدْرُ الرَّاجِلِ وَسُسْطَانُ الْمَرْأَةِ يَخْنُنَ جَنَازَهُ كَمَا زَبَرَ حَاتَّهُ وَقَتْ** میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہے۔ اور اگر عورت ہے تو اس کے درمیان کھڑا ہے لیکن تم اسے بھی نہیں مانتے +

(۱۱۸) یہ ظاہر ہے کہ حقیقی حضرات نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ لیکن ہم سختے ہیں کہ جب آپ پر صاحبؒ کے مرید ہیں تو ان کی کیوں نہیں مانتے؟ سنئے وہ اپنی اسی کتاب غوثیۃ الطابین کے ص ۹۰ میں سختے ہیں **يَقْرَأُ فِي الْأُذُنِ الْخَاتِمَةِ** یعنی اپنی تجویز کے بعد سورہ فاتحہ پڑھتے +

(۱۱۹) ص ۹۰ میں سختے ہیں وَإِنَّمَا يُصَلِّ عَلَى الْسُّقُطِ وَلِعِظَلٍ إِذَا كَانَ قَدْبَيْشَنَ فَيُبَرِّ شَكْلُ الْإِنْسَانِ یعنی جو بچ کچا گرگیا ہو لیکن انسانی صورت اس کی بن گئی ہو تو اس سے بھی غسل میت دینا چاہیے اور اس کے جنازے کی نماز بھی پڑھنی چاہیے۔ یاد رہے کہ حقیقی مذہب اسے بھی نہیں مانتا + وہ ایسے بچے کو یوں ہی کاڑڈ دیتا ہے +

(۱۲۰) تم خدا جانے آجکل کفن میں کھنے کتنے کپڑے دینے لگے اور پیر صاحب فرانہ ہیں کہ میت مرد ہو تو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ص ۹۱ ۶ +

(۱۲۱) اسی طرح عورت کے کفن میں بھی مبالغہ کیا جاتا ہے حالانکہ شاہ صاحب ص ۹۱ ۶ میں لکھتے ہیں کہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہونے چاہیں ۴

(۱۲۲) تم عورتوں کے بالوں کی لٹوں کو بعد ملہ غسل میت اس کے سینے پر کھیرتے ہو عالانکہ شاہ صاحب ص ۹۱ ۶ میں لکھتے ہیں یُسْدَلُ مِنْ حَلْفِهَا يعنی بالوں کی تیلوں لیں پشت کی جانب ڈال دے ۴

(۱۲۳) ص ۹۱ ۶ پر لکھتے ہیں وَأَهَا الْمَسْقَطُ إِذَا وَلَدَ لِكُثْرَةِ مِنْ أَوْبَعَةِ أَشْفُرٍ غسل وَصَلَّى عَلَيْهِ رَبِّنَا لَمْ يَتَبَيَّنْ أَذْكُرُهُ هُوَ أَوْ أُنْتَ الْعَنْيَ کچے گرے ہوئے بچے پر جبکہ وہ چار ماہ سے زیادہ کے حمل کا ہونا زجنازہ پر ہنی چلا ہیئے اور اسے غسل ہنی دینا چاہیئے گواس کے مرد یا عورت ہونے کی علامت ظاہر ہنی نہ ہوئی ہو ۴

(۱۲۴) ص ۹۱ ۶ پر لکھتے ہیں بینی عورت اپنے خاذندہ کو بھی اس کے انتقال کے بعد غسل میت دے سکتی ہے۔ لیکن کیا مجال جو تم پیر صاحب کی مان لو۔ بلکہ تم تو یہی کہتے چلے جاؤ کہ موت کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے ۴

(۱۲۵) بلکہ اسی صفحہ پر آپ یہی لکھتے ہیں کہ مرد بھی اپنی عورت کو غسل میت دے سکتا ہے ایک روایت مندرجہ اس طرح بھی ہے۔ اس کی دلیل میں شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا ۴

(۱۲۶) تم نے غم المرنخ تکلیف کا درکرنے والا دیوں پیروں کو سمجھا اور شاہ صاحب تہیں پیدا ہیں بھارے ہیں وہ مخلوق پر لکھتے ہیں اللہ ہر کیا فارجہ الہم کا شفاف الشعمر گھبیت دعوٰ تو ملٹن طریق یعنی غم الم کا درکرنے والا مصیبت تکلیف کا درکرنے نے والادعاوں کو سنبھال کر قبول فرمائے والا فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے ۹۴

(۱۲۷) کس قد عقیدے بدلتے کہ آج محوی معمولی فقروں کی نسبت یخیال کر لیا جاتا ہے کہ اس پر چودہ طبق روشیں ہیں یہ بلاوں کے طالنے پر دعاوں کے قبول کرنے پر اور مصیبتوں مشکلوں کے حل کرنے پر قادر ہیں حالانکہ شاہ صاحب ۹۴ میں یہ اوصاف صرف خدا تعالیٰ کے بتلاتے ہیں ۹۵

(۱۲۸) سنوا بجا یہوا سنوا شاہ صاحب کے مریدوں اسے شاہ صاحب نے اپنے مریدوں کو جو احکام دیتے ہیں جو صحیحیں کی ہیں جو آداب سکھائے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے قیعقلہما فی المکتاب و السنتہ و یصتمہ عاصوی اذالک مخلوق و یعنی میرے مریدوں کو صرف قرآن حدیث پر ہی عمل رکھنا چاہیے ان کے مساوی سے بالکل بہرہ بن جانا چاہیے ۹۶

(۱۲۹) ۹۶ پر لکھتے ہیں کہ میرے مریدوں پر فرض ہے اُنْقِطَامُ عَمَّا سُوی المُقْتَضَى وَ حَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ کے سوا ساری مخلوقی سے انقطع کر لے ۹۷

(۱۳۰) ۹۷ پر لکھتے ہیں غیر سائیں یعنی ای اخیر میں الحلاقوں یعنی میرا مریدوں اصل وہ ہے جس کے دل کا سکون صرف خدا کے تعالیٰ کی طرف ہو مخلوق میں سے کسی کی طرف اس کا دل مسائل نہ ہو۔ پس قبروں اور فقیروں سے حاجات

طلب کرنے والے شاہ صاحبؒ کے مریدوں نہیں بلکہ منکر ہیں“ +

(۱۲۱) حق تعالیٰ پیر صاحبؒ کو جزاۓ خیر دے دیکھو تو آپ کس طرح اپنے مریدوں کو توجیہ سکھاتے ہیں ص ۸۷ پر لکھتے ہیں فَهُوَ نَا الطَّفْلٍ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُطْعَمَ وَلَا يَلِسْ سَخْتٍ يُلْبَسِي یعنی میری ماننے والوں کو چاہیے کہ خدا کے ہاتھ میں ایسے ہو جائیں جیسے دودھ پینتے پھے ماں کی گور میں کہ دکھلا تے تو کھائیں وہ پہنائے تو پہنیں مطلب یہ ہے کہ ہر امر میں حکم خدا کا عامل وظیفہ رہے +

(۱۲۲) اتنا کہہ کر بس نہیں کیا بلکہ ص ۹۸ پر لکھتے ہیں قَاتَّلَنَّا إِلَهُكُمْ سَوَادُكُمْ وَنَحْوَاهُنْ لَغُوَةٌ سَهِّلَهُ وَهُنْ شُعْرٌ یعنی انھیں چاہیے کہ اللہ کی طرف مشغول ہو کر اس کے مساوا سے بالکل یکساوا رہ بے تعلق ہو جائیں خود اپنے نفسو اور دنیا کی تمام چیزوں سے آنکھیں بند کر لیں یعنی اپنے تینیں اللہ تعالیٰ جبل و علا کو سونپ دیں +

(۱۲۳) آنکھوں والوں اور سوچنے سمجھنے والوں بازیادہ سے زیادہ ہم ہی کر سکتے تھے کہ آپ کو ان کے ارشادات بتلائیں جن کی تحریکی کے آپ دعویدار ہیں اور پھر آپ سے عرف کریں کہ اللہ ان کی توانوں اگر اب بھی کوئی نمانے تو ہماراں کا کیا علاج ؟ توجیہ کی جائیں آپ نے شاہ صاحبؒ سے نہیں اور سننے ص ۹۵ پر لکھتے ہیں فَلَا يَتَنَفَّتُ إِنِّي شَفِيعٌ سِوَامٌ یعنی مسلمان لو جو را خدا میں چل رہا ہو جو میر امر پر ہو اسے چاہیے کہ اپنے مالکِ حق تھی خدا کے عز و جل کے سوا دوسرے کی طرف التفات نکلنے اور اسے بھر بھی اگر آپ قبروں کے پھرلوں سے سرگزتی رہیں اور یا عالی مشکل کشائے غفرے نکانے رہیں اور یا پیران پر و ملگی شیعی اللہ

کے ذیلم رشتہ رہیں تو کیا ہم نہ آہدیں کریں ایں راہ ل تو میر وی بتر کستان است
 (۱۲۴) تم آج بات بات پر کہدیتے ہو کہ ہاں صاحب حدیث میں تو یہ ہے لیکن
 ہمارے خفی مذہب یہی لوں ہے۔ ہمارے مجتہدوں اور فقہاء نے لوں بتلا یا ہے۔
 ہمارے مولوی صاحبان یوں فرماتے ہیں ہمارے ملک کا فالون یہ ہے۔ ہماری
 بساد کی کی رسم یہ ہے۔ سنو! ایسے لوگوں کی نسبت شاہ صاحبؒ کا فتویٰ کیا ہے
 ۹۸۶ پر لکھتے ہیں یا لذم تصدیقہ و مَنْ زَدَ لَهُ فَهُوَ گا فرخ یعنی آخرت
 ملی الشعلیہ وسلم کے کل ارشادات و حثیثیں اور سنتیں اور اقوال ماننے کے
 لایق ہیں ان کی تصدیق کرتا رہے جو اسے روکر دے نہ مانے وہ کافر ہے پ

(۱۲۵) اصل اسلام یہی ہے کہ انسان قرآن و حدیث پر جنم جائے۔ اور ہر کام انہی
 دو کے ماخت انجام دے یہی مذہب الجدید ہے۔ اور اسکی بنا پر اخوبین کوئی غیر
 مقلد کہتا ہے۔ کوئی منکرین امام و پیر بتلاتا ہے حالانکہ وہ اصل اماموں کی اور
 پیروں کی تعلیم یہی ہے۔ پیران لا پیر حمت الشعلیہ بھی اپنی اسی کتاب غذیۃ الطالبین کے
 ۹۸۷ پر لکھتے ہیں ضعیفہ المتشکِّر بِالْكِتَابِ وَالشَّتَّرِ وَالْعَلَیِّ بِهِسَا اَمْرًا
 وَهُنَّا اَعْلَمُ وَفَرَعَا فَيَجْعَلُهُمْ اَجْنَاحِيْرِ نَطِيْرِ بِهِمَا فِي الْطَّرَائِينِ الْوَأْصِلِ
 اَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ یعنی خدا کے ہر ایک بندے پر یہی مرید پر ضروری
 اور لازم ہے کہ قرآن و حدیث کو مصبوط تھام لے اور ان کے تمام احکام پر عمل
 کرے ان کے حکم کی تعمیل کرے اور جن کا مول سے ان دونوں نے روک دیا
 ہو رک جاسے اصول میں بھی انہی کی تابع داری مجب لگا رہے اور فروعی احکام میں بھی
 انہی دو کی تعمیل کرے یہی روپ پر ہیں جن سے انسان را خدا میں پرواہ کر کے

رب العالمین سے مل سکتا ہے + اسے مریدان پیرا پنے ہر چھتہ اللہ علیہ کی صدا پر تبیک کہو۔ آسمانِ اسلام کی پروانے کے لئے تقبید و قیاس کے پر کام نہیں آسکتے۔ یہ پرداز صرف قرآن و حدیث کے پروں سے ہو سکتی ہے مسلمانوں جس طرح خدائے تعالیٰ رب الحضرت کے برابر کوئی نہیں جس طرح رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری کوئی امنی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح قرآن مجید کی اور حدیث شریف کی برابری بھی کسی امام کا چھتہ کا پیر کا ولی کا کلام نہیں کر سکتا۔ پس ہماری طرف سے آپ کوئی دعوت دی جاتی ہے جو پیر صاحبؐ نے دی ہے کہ ایک ہاتھیں کلام اللہ شریف لیلو۔ دوسرے میں حدیث شریف لیلو، اب ذمیسرا باقہ ذمیسرا چیز سے مسلکِ سنت پر سالک چلا جائے وہڑک جلت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ شرک (۱۳۶) ہمارے زمانے کے مذاق کس قدر بگڑ کئے جہاں انھیں کسی نے کوئی شعبدہ دکھایا کہ انھوں نے نصرہ لگایا کہ یہ ولی اللہ ہے۔ حالانکہ شاہ صاحبؐ ص ۹۵۹ میں لکھتے ہیں *شَهُوَ الرَّوْكَ يَتَّهَانُ الْكَرَامَاتِ* یعنی ولی بننے کی شرط ہے کہ کرامتوں کو چھپا تارہے +

(۱۳۷) مذاق بگڑ نے کی یہ بھی دلیل ہے کہ اپنے مرشدوں کو اور اماموں کو غلطی سے محروم سمجھنے لئے اور ان کی ہر سہ رات کو حدیث و قرآن کا درجہ دیدیا حالانکہ شاہ صاحبؐ ص ۹۹۹ میں لکھتے ہیں *إِنَّمَا تَقْدُمُ فِيهِ الْعِصْمَةَ* یعنی اپنے شیخ امام پیر مرشد کو محروم نہ سمجھ لے +

(۱۳۸) قادری کہلوانے والوں اسہ صاحبؐ کو پیرا نئے والوں تھا رہے ہاں ڈھونڈ کے باجے کا جے راگ راگیاں غزلیں اور قوالیاں کیسی ؟ تھا رہے پیر حبؐ

لوقت اپر لکھتے ہیں لا نزای بالسماء والقول والقفیپ والنفس یعنی
ہم گانہ سننے کو قوالی کو بالسری کو اور حال کھیلنے کو جائز نہیں جانتے بلکہ ہمارے
مزدیک یہ کروہ ہے +

(۱۳۹) بلکہ ان کا سوں کے کرنے والوں کو آپ نے صنانا میں شرکار شیاطین نفس
پرست اور حمق لکھا ہے + پس قوابوں سے اور باجوں کا بجوں سے بچو +

(۱۴۰) عمل قرآن پر ہونیں اور بالغاظ زبان پر ہوں تو یہ کوئی کمال نہیں کمال عمل سے
ہوتا ہے جناب پیر شاہ صاحب مفت اپر لکھتے ہیں تا اهل قرآن من تیعمن
با الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَامَهُنَّ يَقِنُوا بِمَا عَرَفُوا فَلَيَسْ أَهْلُمِيَّةَ قرآن والا وہ ہے جو قرآن پر عامل ہو
بلکہ صرف تلاوت کرنے والا قرآن والا نہیں + پس حدیث و قرآن پر عمل کرو نہ کر
چوم کر رکھ دو +

(۱۴۱) آج تمہارے ہنارے ہوئے یہ بنے ہوئے صوفی نوندوں پر جان دیتے
ہیں امردوں پر مرتے ہیں اور پیر صاحب فرماتے ہیں یقینی چیز اُن لائیں چھاپیں اُحداث
المُتَرَدِّدَاتِ یعنی بیش رُڑکوں کی ہمراہی سے ہمچار ہے + تمہارے صوفی
تو اخیں لئے لے پھرتے ہیں +

(۱۴۲) اپنے مریدوں کو نصیحتیں کرتے ہوئے ادب سکھاتے ہوئے صنانا پر
لکھتے ہیں لا یَنْكَلِفُونَ إِلَيْهَا وَلَا يَسْتَقْبِلُونَ بِالْأَخْتِيَارِ یعنی قوالیاں سننے کی
زحمت میں نہ پڑے اور جہاں تک بھی بس ہو ان سے الگ رہے +

(۱۴۳) ثم آج اس بات کے قابل ہو گئے کو شریعت اور چیز ہے طریقت اور
چیز ہے حالانکہ پیر صاحب مفت اغذیہ میں لکھتے ہیں لا یَكُونُ فِي الطَّرِيقَةِ

کہا فی علِمِ الحَقِيقَةِ شَعَرْ بِحَالِهِ فَادْبَلَتْهُ شَعْرِيَ شَرِيعَتْ کے خلافِ حقیقتِ طریقت کوئی
چیز نہیں ہے

(۱۴۲) آپ سچے اور جھوٹے صوفیوں میں یہ فرق بتلاتے ہیں کہ سچے تو کلام اللہ
قرآن کریم سناتے تھے اور جھوٹے قوالیوں کے پیچے پڑے رہتے ہیں ملاحظہ
ہو غنیہ ص ۱۳۱ +

(۱۴۳) آہ! آج ان قوالیوں نے مسلمانوں میں عبادت کا درجہ حاصل کر لیا
حالانکہ شاہ صاحب حقيقة سارع الذرت رہ اور تسلکین بخش سارع قرآن و حدیث
کو تبتلا تے ہیں غنیہ الطالبین کے ص ۱۳۱ پر لکھتے ہیں ہوَ الْحَدِيثُ وَ الْكَلَامُ

(۱۴۴) ص ۱۳۱ پر لکھتے ہیں کہ جھوٹے صوفیوں کی حالت یہ ہے کہ وَقَفُوا مَمَّا
الْفَوَالِ وَالْأَبْيَااتِ وَالْأَشْعَارِ وَهُوَ الْوَلُوں اور قوالیوں میں پڑے رہتے ہیں +
(۱۴۵) اولیاء اللہ کی توحید کی صفت شاہ صاحب ص ۱۳۱ میں لکھتے ہیں نظرتُ

إِلَى الْخَلَقِ فَرَأَيْتُهُمْ مُؤْمِنِيْ بِيْنِ اس کی نگاہ میں ساری خلائق مردہ معلوم

ہوتی ہے۔ مولا نا شاہ اسماعیل شہید کے الفاظ تقویۃ الایمان پر اعتراض

کرنیوں کے ان الفاظ پر غور کریں +

(۱۴۶) ص ۱۳۱ پر لکھتے ہیں کامشونیک لہ فی مُنْلِکِہ: لَئِنَّ لَهُ شَبَهٌ وَلَا مَثِيلٌ وَ
یعنی اللہ تعالیٰ کے ملک میں اس کا کوئی شریک نہیں نہ اُس جیسا کوئی ہے۔
پھر تمہارا کسی کو ترسی کا اور کسی کوشش کا مالک قرار دینا کیا خدا کے ساتھ اُسے
شریک کرنا نہیں؟ +

(۱۴۷) تم نے شاہ صاحب کو ہی غوث کہنا شروع کر دیا اور شاہ صاحب

ص ۱۵۲ پر لکھتے ہیں دیستَغیثُ إِلَهُ عَزَّوَجَلَّ غوث صرف حق تبارک و تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس لفظ کا اطلاق دوسرے پر کرنا بھی شرک ہے ہے +

(۱۵۳) مریان پیر صاحب سنوا! پیر صاحب تہیں راہ ہدایت کی طرف پیری کرتے ہوئے فرماتے ہیں الْقَضْدُ إِلَى سَبِيلِ الْهُدَى عَلَى هُجُمِ الْكِتَابِ اشْتَهِي يعنی راہ راست صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی ہے +

(۱۵۴) جائیو اپ کیا مصیبت ہے کہ تم نے ان تمام لوگوں پر جو تمہارے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ان چند ڈھیروں پر بجدہ ریزیاں نہ کریں۔ اور شکل کشا علی اور پنجتائی پاک کے نحرے نہ لگائیں کفر کے فتوے جڑ دیئے ہیں کیا تہیں نہیں معلوم کہ شاہ بخدا تہیں کیا حکم دید ہے ہیں؟ سنو ص ۱۵۳ پر لکھتے ہیں لا یقظم الشَّهادَةَ عَلَى آخَدِ صِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِشَدَدٍ لَعَلَّ كُفَّرٍ يعنی اہل تبلیغ میں سے کسی پر قطعاً کافروں مشرک ہونے کا فتوی نہ لگایا کرو +

(۱۵۵) آپ توحید خداوندی سکھاتے ہوئے ص ۱۵۶ میں لکھتے ہیں لا یطلب بِنَصْسِكَ تَأْحُوا غَيْرَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يُرِزُقُكَ خَاتَنَاهُ غَيْرَهُ یعنی تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ سمجھو نہ کسی اور کے ہاتھ اپنی روز یاں سمجھو۔ پھر وہ سروں کو آن دلماں سمجھنا یا پیر مدد یا رسول مدد اللہ رسول کی مدد کے نحرے لگانا کیا شاہ صاحبؒ کی مریدی کو تور دینا نہیں ہے +

(۱۵۶) اسی کے ساتھ آپ لکھتے ہیں انْ تُقْبِلُ بِالْكَلِيْةِ عَلَى زَلْدَقَ وَتُعْرِفُ هَتَنَ وَنَدَهُ یعنی تجھے چاہیئے کہ بالکل ہی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس کے سواب سے منہ پھر لے ” +

(۱۵۴) شاہ صاحبؒ کے نزدیک صفاتِ اولیاء اللہ میں سے ایک اہم صفت یہ ہے آن تیقظیم جمعہ عما سوی اللہ عز وجلہ میں ایسی دہ اپنے دل میں سوائے اللہ عزوجل کے اور کسی سے کوئی امید طبع نہ رکھے +

(۱۵۵) کہاں کی امید اور طبع یہاں تو خدا سے بھی اتنی امید و طبع نہیں رکھی جاتی جتنی قبروں سے تجزیوں سے تھاںوں سے چپوں سے خانقاہوں سے رکھی جاتی ہے حالانکہ شاہ صاحبؒ ص ۱۰۹ پر اسے شرک لکھتے ہیں لا اَنَّ الْشَّجَلَةَ مُنْهَفٌ أَشْرَكَ يَا إِلَهُهُ عَزَّ وَجَلَّ حَيْثُ طَمَمَ فِي مُخْلُوقٍ مُّثِلِّهِ كَمِيلَتُهُ ضَرُّ وَلَا دُفَّاصًا ذَلِعَطَاءُ وَلَا مَنْعًا یعنی جو شخص اپنے جیسی مخلوق سے ہی امید و طبع رکھے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشرک ہے مخلوق میں سے کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے ذلیقہ زکوئی دے سکتا ہے ذرود سکتا ہے +

(۱۵۶) شاہ صاحب پر فدائے تعالیٰ رحمت نازل فرمائے کبھی نظری ہوئی توحید اپنے مریدوں کو سکھائی ہے فرماتے ہیں یَعْلَمُهَا مِنْهُ وَلَا يَعْلَمُهَا مِنْ غَيْرِهِ ص ۱۰۹ اصرف خداہی سے سب کچھ طلب کرو: اس کے سوا اوروں سے کوئی طلب نہ کرو + پھر قبروں اور فیقوہوں سے ہال و اولاد طلب کرنے والے کیا پیر صاحبؒ کے نزدیک موحد رہ سکتے ہیں؟ +

(۱۵۷) پیر صاحبؒ کے مریدوں اپنے پیر کی سنوار مالو ص ۱۰۹ میں لکھتے ہیں اَنَّهُ لَا يَحْمِدُ بِالْحُجَّةِ الْمُرِيدُهُ بِحِجْدٍ عِنْدَ اللَّهِ كُلُّ مَا يُرِيدُهُ اَنْ يَوْمَ كُنَّ يُعْلَمُهُ بِكَلَامِهِ اَنَّهُ لَا يَعْبُدُ بِمِنْ هَمَّيْوًا اسے ایک تختی پر لکھوا کر اپنے گھروں میں ادا اپنی دوکاؤں میں آؤ زیاراں کر لو تاکہ تمہیں بھجوی پسری توحید معلوم تو ہو جائے +

آپ لکھتے ہیں میرے سچے اور اپنے مریدوں کو ہرگز یہ زیبا نہیں کہ وہ اپنے دلوں
کھدا کے ہندوں کی طرف جھکائیں اور ان سے دعا ہیں کریں کیونکہ جو کچھ ہے خدا
کے ہاتھ ہے وہی دینے والا ہے۔ پس تمہیں جودا کرنی ہو اُس سے کرو ۴۶

میں نے ایک سرسری نظر میں شاہ صاحبؒ کے یہ چند اقوال ان کی صرف ایک
ہی کتاب غذیۃ الطالبین سے اپنی برا دری اور اپنے برا دران کے نفع کیلئے جمع
کر دیتے ہیں حتیٰ تعالیٰ ان سے ہمیں مستفید فرمائے۔ آمین! باقی کتاب میں بھی شاہ
صاحبؒ نے نصائح اور وصایا ہنایت ہی عمدہ بیان فرمائے ہیں ہاں احادیث کے
وارد کرنے میں ان کے راویوں کے حالات سامنے نہیں رکھے۔ اس کے بہت کچھ
رطب ویابس جمع ہو گیا ہے یہاں تک کہ بالکل موضوعات بھی وارد کردی ہیں۔
پس اس کتاب میں وارد شدہ احادیث کو بغیر تنقید و تحقیق اور بغیر پر کھ، دواہ و
رجال کے قابل تعمیل و تسلیم نہ کھنچا ہیئے۔ اب ایک بات بلکہ ایک نیا مفہوم لکھ کر
میں اپنی اس کتاب کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بھی بالغیر کرے۔ آمین۔

سیمن محمد بن ابراہیم میتوطن یا است جونا گلڈھ کا ٹھیا واڑ مس

مدرسہ محمدیہ ایڈیٹر اخبار محمدی صدر یازدہ بیع الآخرہ

غذیۃ الطالبین کا شاہ جیلانی کی تصنیف ہوتی کا ثبوت

میں نے محفوظات شاہ جیلان ٹلبند کئے اور یہ ثابت کیا کہ حضرت شاہ جیلان قادر
صحابہ جیلانی الحمد للہ کے اکثر مشترک سائل کے قائل و عامل ہیں۔ آپ کے نام

لیوا اور آپ کی مریدی کا اعلوی کرنے والے جس قدر بعثتیں کرتے ہیں ان میں کی اکثر دشیتر کی خود آپ تروید کر لے ہیں جو شرک ان پیر پرستوں میں پھیل گیا ہے شاہ صہنا اس سے بھی بیزار میں موجودہ تقلییم کے شاہ صاحبؒ سخت فالف ہیں۔ الحدیث کوہ نجات پائیوالی جماعت اور حق پر فاعل گردہ فرار دیتے ہیں ان کی طرفداری کرتے ہیں اور مبتدعین کے آپ دشمن ہیں وغیرہ اس مضمون کی کئی ایک قسط میں اخبار محمدی میں نکلیں پھر صورت کتاب بھی اسے شائع کر دیا گیا فاتحہ للشروعہ ہے ۷

اوخر یہاً ادھر پیر پرستوں کے ہاں صفاتیں بچھ دیں ان میں چہ یگوں میاں ہونے لگیں۔ ان مضمون کی اشاعت انھیں ناگوار گذری اور انھیں خیال پیدا ہوا کہ جب شاہ صاحبؒ کی یہ تعلیم ہمارے حلقوں میں معلوم ہو جائے گی تو ہماری روشنیوں میں لازمی طور پر فتور آئیگا۔ اس لئے یہ ہاتھ پاؤں بلانے کے انھیں حقیقی ہو گیا کہ الحمد للہ میٹ جماعت کی جو فرضی برائیاں ہم صدیوں سے بھیلا رہے ہیں ان سب پر یہ کتاب پانی پھیر دینے کے لئے کافی ہے اس لئے کہ جس کے نام پر ہم پر و پیگنڈا کر رہے ہیں خود اسی کی سرکار سے جب انھیں درگزی مل گئی تو ہماری شرمندگی کی انتہا نہیں رہی۔ اس لئے انہوں نے یہ کیا کہ نہ بانس۔ ہے نہ باسری ہاجے۔ ہانگ لگائی کہ کتاب نہیۃ الطالبین پیران پیری کی ہے یہ نہیں۔ ہم نے جب یہ تحریر ہوں پیچھیں تو ہمیں کوئی تحجب نہ ہوا اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ان جمہ پوشوں کے پائیں ہاتھ کا کرتب ہے جب عاجز آ جاتے ہیں اور کوئی لگرگاہ اور چارہ کا شہیں دیکھتے تو آخری حریت ہی ہوتا ہے۔ دین دیانت حق و صداقت تو ہمیں نہیں جو جھوٹ سے بچائے ۸

قرآن کریم کے واضح دلائل اور وہ سن بربان جب مشترکین نے دیکھئے اور مقابلہ سے ما جزا آگئے تو یہی ہانک الحنو نے بھی لگائی تھی کہ مَا هذَا إِلَّا قُولُ النَّبِيِّهِ صاف کہدیا کہ بَلْ أَقْتَرَنَّهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اس سے بھی آگئے قدم بڑھا کر پکارا تھے اِنْ هُنَّ إِلَّا سَاطِلِينَ إِلَّا وَرَبِّينَ یعنی یہ کلام اللہ نہیں بلکہ اسی شخص کا قول ہے۔ اس نے آپ گھر گھر ایسا ہے شاعر تو ہے یہی۔ الشی پڑی پانیں جوڑ جاؤ کر کلام اللہ کہدیا ہے۔ اس میں ہے یہی کیا؟ داستان پاریز ہے۔ الگوں کی کہانیاں میں پس عاجزی کے وقت یہ داؤں کرنا ان حضرات کے لئے سیکھا ہوا اور نہ بھلا کیا ہوا ویرینہ سبق ہے +

برادران! آجکل دنیا میں کچھ عجب ہو ائیں چل رہی ہیں۔ یعنی کا واقعہ ہے کہ بیٹیں نے قبروں کو اونچی بنانے اور ان کی پوجا پاٹ کرنے کے خلاف اور بعض بیرون کی ترمیدی میں ایک مجلس میں فرقہ کی کتابوں سے حوالے پیش کئے تو سامعین میں سے چند حضرات آپس میں پہنچ لگے۔ سنو بھائی اگر ہمارے ذہب کی نقشی کتا میں بھی غیر مقلد تیرت سے پڑیں تو ہم ان کتابوں سے ہی باز آتے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ قبروں کی پرستش ہم چھپوڑ دیں۔ ہمروں کا واقعہ ہے کہ جب دہاں کے لوگوں سے کہنا گیا کہ قرآن و حدیث میں یوں ہے تو وہ صاف کہہ آئھے کہ قرآن حدیث ہی تو ہماں سے ذہب کی جڑیں کھو دتا ہے ہم اسے نہیں سنتا چاہتے۔ آپ ان واقعات پر تعجب کیوں کروں؟ آئیے چودہ سو برس آگے بڑھ جائیے۔ وہاں یہی جب دلائل پیش کر جائے ہیں۔ اور ان کے سمات سے ان پر محبت پوری کی جاتی ہے تو بنکار ٹھکتے ہیں بَلْ وَتَبَيَّنَ مَا أَنْفَقُتُنَا عَلَيْهِ إِلَّا كَاءِنَّا ہم یہ سب کچھ نہیں جانتے نہیں

اُس نے ہم تو وہی کریں گے جو ہمارے باب داؤ کرتے آئے ہے ۔

بات یہ ہے کہ ان کی آنکھیں چوند صیائیں گئیں جب انھوں نے ریکھا کہ پیر ان پر یہی راہ پڑھتے ہیں جو الحمد یہ شکی ہے تو ضرورت تھی کہ یا اُن کی پیری سے انکار کروں یا ان کی کتابوں کو جھٹپٹائیں یا ان کتابوں کی نسبت کا انکار کر جائیں۔ پیری سے انکا کے بعد گیارہویں کالغہ تکل جاتا۔ کتابوں کو جھٹپٹانے کے بعد مریدوں کی آنکھوں پر سے پیشیاں اُتر جائیں۔ اس لئے آسان ترجیز یہی تھی کہ اُس بانس ہی کو کچل دیں جس سے بانسری بنتی ہے۔ ایک انکار ہزار روپ مثال دے گا۔ لیکن ہم نے بھی بفضل خدا ہنسیہ کر لیا ہے کہ جھوٹے کواس کے گھر تک پہنچا کر ہی ہیں گے اس لئے ہم اُنکی اس چالالکی کا تاریخ و عجیب بحمد اللہ اس تحریر میں کھیر دیتے ہیں ہوَ الْمُرْأَةُ الْكَسْحَانَ۔

(۱) شاہ صاحبؒ کی کتاب غینۃ الطالبین مدت توں سے بلا نکیر حصیقی رہی۔ اُن کے نام سے مشہور ہوئی اور ہے۔ بلکہ ریچ لوچو تو شاہ صاحبؒ کی یہی ایک ذہرت یادگار دنیا پر باقی ہے۔ اب اس کا انکار کرنا ایک طرف تو شاہ صاحبؒ کی یادگار شانا ہے؛ وسری جانب ان کے علمی کارنالے کو مات کرتا ہے۔ تیسرا طرف تمام اگھوں کا وقار کھونا بلکہ انھیں جھوٹا سمجھنا ہے ۔

ولیل دوم۔ یہی نہیں کہ عرب و عجم میں یہ کتاب ہیصلی ہوئی ہے۔ بارہ اعراب غم میں شاہ صاحبؒ کے نام سے چھپی ہے بلکہ اس کے ترجمے می خلائف زبانوں میں ہوئے جو آج تک دنیا کے انھوں میں ہیں اور بطف یہ ہے کہ ان تمام ترجموں کے مترجم خود فتنی حضرات ہیں اس کتاب کے چھانپے والے فتنی حضرات ہیں ہر زبان میں ہکتاب متداول رہی۔ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں آتی رہی۔ کوئی غیر مشہور اور

بھول چڑھیں ہے۔ شاہ صاحبؒ کے زمانے سے یکراہنگ براہمی آہنی ہے
موافق اور مخالف کی کتابوں میں اس کے حوالے موجود ہیں۔ پھر یہ کہدینا کہ یہ کتاب
شاہ صاحبؒ کی نہیں ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہدے کہ ہدایہ علامہ مرغی نانی کی نہیں
ہے ہم تو اس سے بھی خوش ہیں اس لئے کہ دنیا نے معلوم کر دیا کہ سارے مخالفین کے
ہاتھوں میں کوئی دلیل نہیں اسی وجہ سے اہتمائی کمر و فریب پر اتر آئے ہیں۔ اور
سورج پر خاک اٹار ہے ہیں ۴

(۳) اس کتاب کے ترجمے فارسی اور اردو میں ہندوستان کے گھر گھر موجود ہیں۔
فارسی کا ترجمہ مولوی عبدالحقیم سیالکوٹی خنی کا ہے جو ۱۸۷۲ھ میں متح عربی لاہور
کے مطبع امید اور ہبوب پرسیں اور مطبع حسامی میں خنپوں کے اہتمام سے
تح عربی چھپا ہے ۵

(۴) پھر ۱۸۷۵ھ میں تح اردو ترجمے کے مطبع رفیق عام لاہور میں مطبع ہوئی
ہے جس کے حاشیے پر فتوح الغیب بھی ہے اس کے مترجم مولوی عبدالحق صاحبؒ^۶
ہزاروی خنی ہیں جو خنی مذہب کی فقہ کی کتاب تحریر الشافعی وغیرہ کے بھی مترجم ہیں ۷
پاکخواں ثبوت۔ صرف اردو ترجمہ ساڑھے چھ سو صفحات کا ہے آپ کی سوانح مری
کے عالمگیر پرسیں لاہور میں ۱۸۷۷ھ کے لئے بھاگ چھپا ہے اس کے مترجم مولوی
محمد حیات سنبھلی ہیں جو خنی ہی نہیں، بلکہ غالباً بریلوی خنی ہیں۔ الغرض مختلف مطابع
میں مختلف اوقات ہندوستان میں مصر میں مالک اسلام میں یہ کتاب غینۃ الطالبین
پیر صاحبؒ کے نام سے آجٹک براہمیتی رہی اور لوگوں کے ہاتھوں میں آتی رہی ۸

(۵) خود خنی حضرات اس کتاب کو شاہ صاحبؒ کی کتاب مان کر اس سے اپنے

مفید مطلب باتیں لیتے رہتے ہیں پہاٹک کہ الفقیر جیسے غالی بر بلوی اخبار میں بھی اس کتاب کا شاہ صاحب کی طرف مشو布 ہونا ہاں لکھا گیا ہے۔ اسے شاہ صاحب کی تضییف مان لیا گیا ہے لیکن جب اسی کتاب سے ان کی دلکشی ہوئی رُگ پکڑی جاتی ہے تو یہ بدلانا لختے ہیں۔ اور اس وقت ہنا چاری دلبردی اس پر اترت آتے ہیں کہ یہ کتاب ہی شاہ صاحب کی نہیں ہے۔

(۷) اچھا ہم پوچھتے ہیں اگر سچے ہو تو پھر آخر یعنی توبتا و دکھے کس کی؟ کسی کی لیکر کو ڈیڑھا کہ دینا اور رہات ہے۔ اور اپنی تکیر اس کے مقابل سیدھی کچھ بخش دینا اور رہات ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ آخر کتاب تو ہے اس کے وجود سے تو الکار ہو نہیں سکتا۔ اس لئے بتاؤ کہ ہے کس کی؟ اور کیا ثبوت؟

(۸) بات یہ ہے کہ شاہ صاحب نے حنفیہ کو مر جیہے لکھا شاہ صاحب نے ہدیث کو فرقہ ناجی لکھا شاہ صاحب نے ناز کو منہجِ الہدیث کی طرح ارشاد فرمایا۔ شاہ صاحب نے پکی قروں کو مکرہ لکھا۔ شاہ صاحب نے تقليید کو حرام لکھا۔ شاہ صاحب نے شرک کی نیچگنی کی۔ شاہ صاحب نے بہت سی بحثوں کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں وغیرہ۔ توجہ تک پہنچیں اسی کتاب میں رہیں۔ تیر کا یہ حق حضرات اسے چوتھے چالٹتے رہے۔ لیکن جب پہنچیں ایک ایک کر کے پیلک بن آئیں۔ اور عالم ہاتھوں میں پہنچیں تو کہرا منع گیا۔ ماقم در شیہ کی بہتان و جھوٹ کی عادت تو ہے ہی بہت سے لکھ رਿتے گے۔ اور کہ دیا کہ یہ کتاب ہی شاہ صاحب کی نہیں۔ در نہ آج تک سب کے سب مانتے چلے آئے شاہ صاحب کی تصنیفات کے ذکر میں غنیہ کا نام خصوصیت بلکہ فخر سے لیتے رہے خود ان فلی

خفیوں نے قبر برست اور قبہ پسند حضرات نے غوث الشقلین کرنے والوں نے اس کا ترجیح کیا۔ اسے چھپوا یا۔ اس پر اس کے مصنف کا نام خدا تعالیٰ صفتون کے ساتھ لکھا۔ لیکن جب مذاہلین ان کے سامنے آئے بیتاب ہو گئے اور اپنے چھپ بھیتوں کی زبانوں پر یہ مکمل جاری کر دیا کہ کہدو یہ تصنیف شاہ نہیں + **نوال ثبوت**۔ تھیم میں شاہ ولی اللہ و ملبوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیا۔ خفیوں کے مرحیم ہونے کا جواب دیا۔ لیکن کتاب کو شاہ صاحبؒ کی تصنیف میں سے خارج نہیں کیا۔ پس جو جہتہ اللہؐ کے اس صحیح اثمار کے بعد اس کے خلاف شور پچانا ایک جو کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔

(۱۰) ازالۃ المغاییں غنیمہ کو شاہ صاحبؒ کی تصنیف مان کر اس میں سے بہت سی عبارتیں نقل کی گئیں یہ حضرات ہند کے چشم و چپائی ہیں۔ اور آپ حضرات کے ہاں بھی مستلم ہیں۔ اب اس حقیقت و انجھ سے انکار صرتیح ہونا اور نہ اتعصب ہے +

(۱۱) اسی طرح قرۃ العینین میں غنیمۃ الطالبین کو پڑے پیر صاحب شیخ جیلانی کی تصنیف بخاگیا ہے مانا گیا ہے +

پار ہوں ولیل۔ اور بہت بُری دلیل یہ ہے کہ کشف الظنون جو اسی بارے میں تصنیف ہے کہ کس کی تضییف کوئی کتاب ہے؟ اس میں بھی غنیمۃ الطالبین کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تضییف بتایا گیا ہے میرے خیال سے اس حوالے کے بعد تو خالف کا نہ صرف علم بلکہ کرم بھی ٹوٹ جائی چاہیے کشف الظنون کے حوالے کے بعد اس کے خلاف کچھ لکھنا ایسا ہی ہے جیسے

کسورج کے وجود سے آدمیے دن میں انکار کرنا ہے۔

(۱۳) اس زمانے کے لوگوں کی یہ عجوب حیرت انچڑھانیاکی ہے کہ دلائل پیچھے کر گھبرا جاتے ہیں اور پھر اونٹ پٹا گنج جوز بان پر جڑھے بک دیتے ہیں۔ جو حضرات تقلید کے زبردست حالت ہیں ان سے بھی جہاں ان عوام نے تجزیہ کے خلاف، یا کسی قبہ کے خلاف، یا کسی پکے دھیر کے خلاف پھوٹنا یا انھیں نیچے دسویں گیارہویں ذیلیہ میں عارج رکھا۔ اور بھت سے کہدیا غیر مقلد ہے۔ رہابی ہے۔ لامہ ہب ہے۔ لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کے درپے ہو گئے کہ اس کی آواز دب جائے۔ ایک مُلا کسی ہندو منے سے کچھ سودا ادھار لینے گیا اس نے انکار کر دیا، اس نے کہا اچھا ب دیکھ بیں کیا کرتا ہوں؟ نماز کے بعد اس نے اعلان کر دیا کہ فلاں بنیا غیر مقلد رہابی ہو گیا ہے، اب کیا تھا لگ وہیں سے اس کی دکان پر جڑھ دوڑ کے قریب تھا کہ لش پیاریں، بیچارہ حیران رہ گیا، کہ آخر کیا بات ہے؟ جب اسے معلوم ہوا کہ صاحب نے پھونک ماری ہے کہ یہ غیر مقلد رہابی ہو گیا ہے۔ تب اس نے کہا ذرا شفیر دیں ابھی نیصلد کئے دیتا ہوں۔ طلبی کے پاس پہنچا اور چیکے سے کہا درچار کادس بارہ کا ادھار لے لینا یہ بھیر تو میری جان پر سے ہٹا۔ طلبی تھمد ہلاتے ہوئے آئے، اور کہا بس بھی اس نے توہ کر لی، بڑے پیر کی گیارہویں کرنے کا اقرار کر لیا ہے، اس لئے اب اسے ذچشیرو یہی ایک محسر سامری ان جتنے بازوں اور چوغے نوازوں کے قبضے میں ہے پہلے تو کہنے رہے کہ یہ غیر مقلد بڑے پیر صاحب کو مانتے ہی نہیں۔ لیکن جب

ہر بے پیر صاحب کو ماننے کا ان سے کہا گیا، اور ان کے محفوظات طیبیات ان کے سامنے پیش کئے گئے تجویزیاں کا نئے لیں اور کہدیا کہ ہم اسے نہیں مانتے وہ نہ یہ اور ان کے بڑے سبکے سب شاہ صاحب کی اس کتاب کے شمامنا کی تصنیف ہونے کے بدلتا ہیں ۴

(۱) میں چاہتا ہوں کہ تفہیم ۲۷ کی تھوڑی سی عبارت بھی آپ کے سامنے پیش کر دوں سکتے ہیں قول امام الطبریۃ تطہیۃ الحقیقتۃ الشیخۃ عبد القادر رحمۃ الرحیم عینہ ذکر المغرق الخیرۃ الشاجیرۃ فی العذیرۃ خیث قسم المذاجنة الی المعنی عَشْرَ فِرْعَةً مِنْهُمَا أَسْنَفَیْهِ شَوْقَالَ بَعْدَ التَّقْصِیلِ وَأَصَابَ الْمَحْنَفَیْتَ وَفَهْمَ أَحْمَابَ آبِي حَنْدِیْهَ التَّعَمَانِ بْنِ ثَابِتٍ الْخَ میں نے یہ عبارت اس لئے بھی نقل کی ہے کہ اس سے جہاں غیرۃ الطالبین کا شیخ جیلانیؒ کی تصنیف ہوا ثابت ہوتا ہے۔ وہاں اس عبارت کا بھی اس کتاب میں ہوا ثابت ہوتا ہے بعض لوگ کتاب کو تصنیف جیلی مانکر اس عبارت کا انکار کر جاتے ہیں۔ اس سے ان کی بھی گوش مالی ہو جاتی ہے۔ اللہ اکبر کتنا اندھیر ہے؟ کس قدر ظلم ہے؟ کس قدر حقائق سے چشم پوشی کی جاتی ہے اور کس طرح دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی گوشش کی جاتی ہے؟ دوستواحیت کو کیوں قبول نہ کرو؟ اس بہانہ ہماری سے یہ نہیں کی بالوں کے جانے والے خدا کے ہاں کیا فائدہ ہوگا؟ مانا کہ آپکی چرب زبانی سے انغل پر وینڈا سے آپ یہاں ہماری گرفت دھیل کر دینا چاہیں مگر خدا نے تعالیٰ کی بخش شدید کو یہ مکاریاں خفیف نہ کر سکیں گی۔ خدا سے ڈرد-حتیٰ کو حق کہو۔ گودہ تمہارے عندریت کے تمہارے نظر یہ کے تمہارے عمل کے خلاف ہو۔ مندرجہ بالا عبارت

بیں جتنے الہند حضرات شاہ ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے امام طریقت قطب حقیقت شیخ عبدالقار جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں نجات سے محروم رہنے والے فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے مرجبیہ فرقے کا شمار کیا ہے پھر اس کی باہر شاگردیں بتلائی ہیں۔ ان میں سے ایک شاخ خفیوں کو بتلایا ہے اور کہا ہے کہ یہ مقلدین ابوحنیفہ نعماں بن ثابت ہیں انہیں +

(۱۵) دوستوا بھلا پیر سرم سوز حیا شنکن حرکت کب تک کرتے رہو گے؟ بزرگوں کی کس کتاب کا انکار کر کے ان کی بزرگی کی دہنسی کرنے رہو گے؟ سلوخی نہب کے ستون مشہور فقیہ جن کے دستِ خوان کے ریزوں سے آج کے آپ کے بڑے پڑے علاجی اپنا پیٹ بھرتے ہیں جن کی کتابوں کے بغیر آپ ایک قدم حل نہیں سکتے زبردستی زبردستی۔ بلکہ عقاہم کے پارے میں آپ کے ہاتھ میں سوائے ان کی کتاب شرح فقہ اکبر کے اور کوئی کتاب ایسی ہے نہیں جو خوفی نہب کے سر برآورده زبردست عالم اور مرجع علماء ہیں وہ اپنی اسی بہترین اعلیٰ کتاب شرح فقہ اکبر میں کتاب غنیۃ الطالبین کو حضرت پیران پر کی کتاب مانتے ہیں شرح فقہ اکبر ص ۹ پر لکھتے ہیں۔ وَقَمَ فِي الْغُنْيَةِ لِلشَّهِ عَنْدَ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عِنْدَ ذِكْرِ الْفَرَقِ الْغَيْرِيِّ التَّاجِيِّيِّ... وَصِرْمَ الْحَنْفِيَّةِ وَهُمُّ أَصْحَابُ أَپِي حَنْفِيَّةِ تَحْكَمَ أَبْنَ شَائِرٍ رَضِيَ عَنْ شیخ عبدالقار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب غنیۃ میں خفیوں کو حدا امام ابوحنیفہ کے مقلدین میں نجات پانیوالے فرقوں میں شمار کیا ہے الخپس ان کا فیصلہ بھی ہمارے حق میں ہے، اب آپ کو اور کیا چاہیے؟ تاہم الگرسیری نہ ہوئی سوتلوسو ہویں دلیل بھی سنئے +

(۱۴) جتنی کتابیں غیرۃ الطالبین ہمارے ہاتھوں میرٹی ہوئی موجود ہیں ان سب کے شروع میں شاہ عبدالقدوس جیلانی کا نام اور ان کی تصنیف ہونے کا بیان موجود ہے۔ ان کتابوں پر تقریظیں ہیں۔ تاریخیں ہیں۔ اور کئی ایک ہیں اور سب میں اس کتاب کا شاہ صاحب کی تصنیف ہونا بتلایا گیا ہے۔ اور فتوح الخیب کے نسخے کے راوی تحویل شاہ صاحب کے فرزند ابو محمد شرف الدین عیسیٰ ہیں جن کا انتقال ۲۷۵ھ میں ہوا ہے ۷

(۱۵) فارسی ترجمہ والی کتاب کے آغاز میں مقدمہ ہے۔ جن میں مولوی عبداللہ خلف مولوی عبدالحکیم سیالکوئی مخفی لکھتے ہیں کہ شیخ بلا دل قادری نے جب اس کتاب غیرۃ الطالبین کے ترجمے کی درخواست کی۔ تو مولوی عبدالحکیم صاحب نے اشکارہ کیا۔ لیکن ترجمہ کی اجازت نہ پائی۔ اس پر دوبارہ کہا گیا۔ اب آپ پوری کتاب کے نقلی ترجمے کی بابت اشکارہ کیجئے۔ چنانچہ اس دوسرے اشکارہ کے بعد اجازت مل گئی۔ اور ترجمہ کر دیا گیا۔ پس آج کل کے ان گپتوڑوں سے بہت پہلے اس کتاب کی بابت دنیا میں سب کچھ ہو چکا ہے۔ اب ان واقعات سے کنارہ کشی کرنی۔ اور پیر صاحبؒ کے علمی شاہکار سے انکار کرنا، دراصل اپنی بدعتوں اور شرک کی عبیت میں پھنس کر پیروں کی پیری سے انکار کرنا۔ علاوه ازین جو عبارتیں ہم نے ذمۃ محمدی میں اور غنیۃ محمدی میں شاہ صاحبؒ کی ان کتابوں سے پیش کی ہیں۔ آن کے بیان میں شاہ صاحب منفرد اور تنہا ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ تمام سلف صالحین ہیں۔ حدیث و قرآن ہے۔ اس انکار سے فائدہ احمدیت کیا ہوگا؟ تمہارے ان شرکیہ کاموں اور بد عیہ رسوم کے خلاف سینکڑوں

حدیثیں اور سینکڑوں آئیں صراحت سے موجود ہیں کب تک انکار کرتے رہو گے؟ خدا کو منہ دکھانا ہے۔ درست ہو جاؤ بندوں کی بندگی سے ہٹ جاؤ اور پچ سُنّتی اور عامل بالحدیث بن جاؤ +

(۱۸) صاحب دراسات جو خود ایک خلقی فاضل ہیں جن کی بزرگی اور علم کے آپ سب قائل ہیں وہ بھی اس کتاب غینۃ الطالبین کو شاہ عبدالقادر جیلانی کی تصنیف انتہے میں۔ ان کے اعتراض کو نقل کرتے ہیں پھر خفیوں کا مر جیب ہونے کا جو فقرہ شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ اس کی توجیہ کرتے ہیں اور یہ مانع دھونا چاہتے ہیں۔ لیکن کتاب کے انساب کی تعلیط نہیں کرتے۔ یہ نہیں کہتے کہ یہ کتاب ہی شاہ جیلی کی نہیں۔ لیکن آپ حضرات کاعجب رنگ سے کجب بات بنائے نہیں بنتی تو کافیں پر باتھ دھر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں گلو بناغلف

(۱۹) اسی کتاب میں صاف لکھا ہے کہ قول شاہ جیلی "کا حق خفیہ ہے ن بحق امام ابوحنیفہ" الخرف غینۃ الطالبین مصنفہ شاہ عبدالقادر جیلانی ہے یا ایک مسئلہ حقیقت ہے اس کا انکار نہیں جہالت ہے +

(۲۰) اس کی کامل بحث مع اس ثبوت کے کغمینہ پیر صاحبؒ کی تصنیف ہے جامع الاصول میں بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو جلد عاشر فصل نیں۔ پس یہ وہ انتہے حق پوشتی نہ کرو۔ حلسوے مانڈے کے پیچھے جہنم نہ خریدو۔ بندوں کے بندے اور امتيوں کے امتی نہ بنو۔ حق کو کھلے بندوں قبول کر جیوں پیر ملکہ پیران پیر مانا ہے۔ ان کی بالوں کو ہمی مالو۔ تقليد کو چھوڑو۔ شرک سے منہ سوڑو۔ بعد عنوں کا گلامر ڈو۔ الحمد للهیث کے مسائل کو حق مالو۔ ان کے خلاف سے باز

آدم و السدر الہادی ہے

کتاب غذیۃ الطالبین تصنیف شاہ جیلانی ملکی کمیسیون دلیل

(۲۱) میں چاہتا ہوں کہ اس بحث کو ذرا طویل کر کے آپ حضرات کو اس مغالطہ کے پھنڈے کی پھانسی سنے پاں ہوں۔ کیا عجب کہ میری بحث ٹھکانے لگے۔ اور میرے بھائی میری پیش کردہ تعلیم جیلانی حکومے لیں۔ اور ذمہ محمدی میں داخل ہو جائیں۔ اور اس غذیۃ کو غذیۃ سمجھ لیں۔ منتهی امام ابن رجب جنکا سکہ آج تک علمی دنیا میں چل رہا ہے۔ ان کی مشہور عالم کتاب طبقات ابن رجب میں لکھا ہے۔ **وَالشیخُ عَبْدُ الْفَقَادِ رَحْمَةُ اللَّهِ كَلَامُهُ حُكْمٌ فِي التَّقْرِيمِ وَالْتَّقْنِيمِ**
وَالْمُقْدِرِ وَفِي عُلُومِ الْمُعْرِفَةِ مُوَافِقُ لِلْسُنْنَةِ وَلَكَ تَابُ الْغُلَيْمَةُ لِطَالِبِيَّ طَرِیْنِ
الْحَقِّ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ مَحْرُوفٌ وَلَكَ تَابُ فُتوحُ الْخَيْبِ

(اسم ۲) اسی کتاب طبقات ابن رجب میں اور جگہ لکھا ہے قال فی کتاب غذیۃ المسنونہ یعنی حضرت شیخ عبدالقادیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے توجیہ پاری صفائی پاری تقدیر اور علوم معرفتی الہی میں بہت بہتر کلام کیا ہے جو حدیثوں کے مطابق ہے۔ ان کی کتاب غذیۃ میں ملاحظہ ہو جو ایک معروف مشہور کتاب ہے آپ کی ایک اور کتاب بھی ہے جس کا نام فتوح الغیب ہے غذیۃ الطالبین آپ کی بہت شہرت والی کتاب ہے۔ ہر ایک اُسے جانتا ہی پانتا ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ امام ابن رجب حمدش خود ٹبرے پایہ کے آدمی ہیں۔ یہ سلف کرام میں سے ہیں۔ محدث ہیں۔ مشہور عالم ہیں۔ اعلام میں سے ہیں۔ ان کا زمانہ شیخ عبدالقادیر جیلانی

سے متصل ہے۔ ان کی شہادت ایک ہزار شاہدوں کی شہادت سے بھی نیاں باوقعت ہے +
 میرے خیال سے تو میں نے یہاں میں دلیلیں جو مادر دی کی ہیں، یہ کافی ولی ہیں۔ اس کے
 بعد کسی کے لئے لب ہلانے کی بُجناش باقی نہیں رہی۔ میں پھر کہوں گا کہ شاہ صاحب
 کی کتاب کے انکار کے بعد ان حدیثوں اور آیتوں کا انکار کیسے کر سکو گے؟ جو شاہ ما
 کی ان تمام عبارتوں کے مطابق ہیں جو میں نے ذمہ محمدی اور عنیہ محمدی میں نقل کی
 ہیں۔ کیا حدیث والے کی ثبوت سے انکار کر جاؤ کے؟ کیا خدا کی کتاب کے بھی
 منکر ہو جاؤ گے؟ برادران! اس روشن کوچھوڑو۔ خدا کی خدائی میں کسی کو اس
 کا شریک نہ کرو۔ رسول کی تاییداری میں جیل جنت نہ کرو۔ باپ دادوں کی
 ہندوانہ رسوم سے قبیہ کرلو۔ بزرگوں کی مطابق قرآن و حدیث بالتوں پر عامل
 بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق دے والسلام میں ن محمد
 میرا خیال ہے کہ اس مخصوص کو انسا کا مسل کروں کہ پھر کسی کو یہ

ضھیم کھمہ جرأت ہی نہ رہے کہ اس کتاب کے انتساب کا انکار کر سکے
 جبلاند صیر چیسا اندھیر ہے۔ جب یہ صیخ چل پڑا تو ہمارے آسلاف کی ساری غشت
 غلت ہو جائے گی جس کے خلاف جو کتاب نظر آیے گی اسے کیا ضرورت کہ اس کی
 دلیلیوں پر نظرڈالے؟ اور ان کے جوابات سوچنے؟ ایک چیلی بجائے میں اس
 کتاب ہی کو کہوں خرد برداز کر دے؟ کہہ دے کہ یہ کتاب ان کی ہے ہی نہیں۔
 پس میں اس بعث کو ختم ہی کر دوں اور مزید دلائل بھی بیان کر دوں سئے +

کتاب غذیۃ الطالبین کے بڑے پیر صاحب کی تصنیف ہونے کی چوہمیوں دلیل

(۲۴) ہندستان میں مانا ہوا اسلامی کتب خانہ جید آباد مگن میں ہے اس کتب خانہ کی فہرست چھپی ہوئی ہے بنام فہرست کتب عربی فارسی اردو کتب خانہ غذیۃ سرکار عالی اس کی جلد اول پر صفحہ ۲۷ پر حرف "غ" میں نمبر ۱۱۶ پر فتن تصوف میں نام کتاب کے ضمن میں غذیۃ الطالبین کا ذکر ہے۔ نام مصنف کے عنوان میں لکھا ہے۔ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ پس معلوم ہوا کہ یہ تصنیف شاہ صاحب کی ہی ہے +

(۲۵) شاہ صاحبؒ کے نام سے یہی غذیۃ مصفر میں صفحہ ۳۳ میں چھپی ہے جزو ۲ میں ہے۔ جزو اول ۳۲ صفحات کا ہے جزو دوم ۳۶ صفحات کا ہے۔ دارالکتب الحدیثۃ الکبریٰ مصطفیٰ البانی الحلبی کی مطبوعہ ہے علی گڈھ کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے +

(۲۶) بولاق کے مطبع میں آج سے ستر برس پہلے ۱۸۸۷ء میں چھپی ہے یہ نسخہ آج کل بھی موجود ہے۔ ووجہ میں ہے یہی نام ہے اور مصنف شاہ جیلانیؒ کے ہے اور موجود ہے ستم المطبوعات صفحہ ۲۶ میں اس کا ذکر بھی ہے +

(۲۷) کتاب غذیۃ ۱۳۲۷ھ میں بھی بولاق میں چھپی ہے اور شاہ صاحب کی یہی تصنیف لکھا ہوا ہے اس کا ذکر بھی یوسف المان سرکیس نے اپنی کتاب ستم المطبوعات العربیہ میں کیا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۶۲ کالم دوم +

(۲۸) اور حوالہ سنئے مکہ شریف میں بھی کتاب غنیۃ الطالبین شاہ عبدالقدار جیلانیؒ کے نام سے آپ کی تصنیف چھپی ہے اس کا نسخہ ۱۳۳۰ھ کا چھپا ہوا موجود ہے اور عام طور پر ملتا ہے وہ جزویں پوری کتاب ہے۔ اب اس کتاب کے شاہ صاحبؒ کی تصنیف ہونے سے انکار کرنا اگر یا تمام دنیا کا خلاف کرنا ہے ۴

(۲۹) کتب خانہ آصفیہ کی سرکاری فہرست کے ۱۱۷ پرفن تصوف کی کتابوں کے زیر میں غنیۃ الطالبین مصنفوں سیدنا عبد القادر جیلانیؒ مترجم فارسی کا نسخہ بھی بتلایا گیا ہے۔ الفرض عربی میں ہے۔ عربی صح ترجمہ فارسی ہے عربی صح ترجمہ اردو ہے۔ صرف اردو ترجمہ ہے کچھ میں نہیں آتا کہ اتنی دفعہ حقیقت سے انکار کیوں کر دیا گیا؟ اور وہ بھی محض بے دلیل ۴

(۳۰) جہاں تک خیال کیا جاتا ہے اس انکار کے باñ مولانا عبد الجلیل الحنفیؒ ہیں حضرت نواب صاحب صدیق حسن خاں مرحوم والی چھوپال رحمۃ اللہ علیہؒ نے جب کتاب غنیۃ میں سے خفیوں کا مرجیہ میں شمارہ ہونا لکھا۔ تو مولانا الحنفیؒ نے یہ بدعت ایجاد کی کہ اس کتاب کی نسبت ربی زبان سے کچھ ایسے الفاظ لکھے دیئے۔ اندھا کیا چاہے دو انکھیں بعد والے بدعتیوں نے اسے باقاعدہ راگ بناؤ کر لائے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن خود مرحوم نواب صاحبؒ نے ایسی خبر لی کہ یہ جرأت مفقوہ ہو گئی تاہم دبی چلی آواز باقی ہے اس لئے میں نے مجھ پر طویل مضمون لکھا ہے کہ اس آواز کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ اور شاہ صاحبؒ کے اس کرامت نامہ کو زندہ رکھا جائے۔ پس اسے دشمنان پریان پریز ۴

اپنے اس ناپاک کرتوت سے باز آؤ۔ اور ایک بزرگ پسی کی کرامت کے مکفر بن کر اُن کی بہترین زندہ کرامت پر ہاتھ نہ پھیرو۔ مولانا عبدالحی سے پہلے ڈ توکسی نے اس کتاب کے تصنیف جیلان ہونے سے انکار کیا نہ کوئی لفظ اس طرح کا لکھا بلکہ دنیا کے اسلام عرب و عجم اسے تصنیف شاہ جیلان مانتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اکٹیسوال ثبوت۔ یہی ایک غنیمہ ہی نہیں بلکہ شاہ صاحب کی مشہور تصنیف پائیج ہیں۔

(۱) بشار الخیرات (۲) غنیمہ (۳) الفتح الربانی (۴) فتوح الغیب (۵)

1588

الغیوقفات الربانیہ +

(۶) تجمیع المطبوعات العربیہ والمصریہ لجامعہ یوسف الیان سرکیس مطبوعہ مصر میں شاہ صاحب کی ان پانچوں کتابوں کا ذکر طیبہ علیحدہ موجود ہے اور ان پانچوں کو شاہ جیلان کی مصنفات میں گنوایا ہے اپ کی پیدائش کا سنہ ۷۰۰ میں لکھا ہے اور وفات کا سال ۷۶۱ بتلایا ہے۔ یہ کتاب مطبع سرکیس میں لائلہ میں چھپی ہے۔ اس کا نسخہ مختتم حضرت مولانا یہودی عبدالعزیز صاحب میں پر و فیسر عربی مسلم یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے +

سینتسوال ثبوت۔ اسی کتاب کے ۲۷۴ کالم دو میں تحریر ہے ترجیحۃ الحنفیۃ عَنْ عَنْ الدَّوَادَدِ بِهِ غنیمہ کا اس کے تصنیف میں لکھ کر لکھا ہے الْعَنَفِیۃ
رَدَّ الْمُسْكَنِ بِهِ مُهَرِّبِنَ اَلْحَقِیقَیْ شَرَوْبِنَ بِهِ مُهَرِّبِنَ فِیْ هَذِهِ الْكِتَابِ عَلَى مَوْرَفَتِ
الْكِتَابِ بِالْمُسْتَعِنِ بِهِ وَ مُحَمَّرَ قَرَۃِ الْعَيْنِ جَلَّ جَلَّ اَنْوَاتِ دَارِ الْعَلَامَاتِ

... سے ماذل ااؤں۔ ۸ ہجر

08138

وَمَغْسِرٍ فِي أَخْلَاقِ الصَّالِحِينَ (تصوف) یعنی آپ کی ایک کتاب غذیہ ہے اس کتاب میں آپ نے شرعی آداب پر اور اللہ عز وجل کی معرفت پر اور نیک لوگوں کے اخلاق پر بحث کی ہے اور آیات و علامات سے وجود حضرت حق کو ثابت کیا ہے۔ یہ کتاب فنِ تصوف پر ہے +
 چوتھیسویں دلیل یہ کتاب کشف الظنون جو اسی بارے میں ہے جس میں کتاب اور اس کے مصنف کا نام ہے۔ اور اس بارے میں تمام علماء کا مرقع ہی کتاب ہے اس میں ۶۲۷ ص ۳۸ جلد چہارم مطبوعہ نندیں کی سطروہ میں ہے گذشتہ فی ... للشَّفَاعَةِ عَنْدِ الْقَادِرِ أَكْبِلَا فِي الْمُتَذَوِّفَةِ
 ۶۱۵ یعنی غوثۃ الطالبین حضرت شیخ عبدال قادر جیلیانیؒ کی تصییف ہے
 فیما یٰ الْأَرْجُحُ مُحْكَمٌ لَكِنْ بَاطِنٌ پس بتلو اور اس کس دلیل کو حصہ لاؤ گے؟ +
 الفرض کتاب غوثۃ الطالبین یقیناً بلاشک و شبہ حضرت شاہ عبدال قادر جیلیانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی تصنیف ہے۔ اور اس میں وہ سب کچھ ہے جو آپ ذمہ مددی اور غنیمہ مددی میں پڑھ پکے ہیں اب دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو طحا نے لگائے اور مسلمانوں کو توفیق عمل دے آئیں!

میمِنْ حَمَدَ مُتَوَضِّنَ يَاسِتْ حَمَدَ اللَّهُ مَدْرَسَ مُحَمَّدَيْه عَرَبِيَه
ایڈیٹر اخبار حمدی صد بانلا ڈھلی

خدا فرم اچکا قرآن کے اندر میمِ من میمِ سے محتاج ہیں یہ رہیں پیغمبر ص نہیں طاقت سوا میرے کسی ہی ک کام آئے تمہاری تعبیسی میں جو خود محتاج ہو شو میرے کا بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

عرض ناشر

مولانا محمد بن ابراہیم جوناگدھی رحمۃ اللہ علیہ کی
 تصنیف "جو گر محمد بایت" کے نام سے مشہور ہیں۔ اور جو
 توحید و سنت کی تبلیغ کے لئے نہایت ہی مفید اورستند
 کتابیں ہیں عرصہ دراز سے نادر و نایاب ہو چکی تھیں
 الحمد للہ کہ اب وبارہ ان کی طباعت و اشاعت کا کام شروع
 کر دیا گیا ہے۔ چونکہ جعل گرانی کی وجہ سے طباعت کے اخراجات
 بہت زیادہ ہیں لہذا مطبوعہ کتابوں کو دیریک خیرہ کرنا
 مشکل ہے اس طبق خیر کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کتابیں
 منگا کر تقسیم کریں تاکہ انکی طباعت کا سلسہ جاری رہے۔
 میں سلطان بن مولانا محمد جوناگدھی مکتبہ محمدیہ ٹھہری کراچی